



صفری سے ہے۔ ان من اشراط الساعة ان يقل العلم ويكثر الجهل ويفشو الزنا ويشرب  
الخمر ويقل الرجال ويكثر النساء حتى يكون لخمسين امرأة القيم الواحد ؛  
(بخاری کتاب العلم ص ۱۱۱)

قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم کم ہو جائے گا، جہالت بڑھ جائے گی، حرام کاری عام ہوگی، شراب  
نوشی بہت ہوگی، مرد کم ہو جائیں گے، اور عورتوں کی اس حد تک کثرت ہوگی کہ پچاس عورتوں پر صرف فرد واحد  
نگراں ہوگا۔

ان مذکورہ علامتوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے ظہور کے بعد قیامت بالکل قریب آجائے گی۔ بلکہ یہ مطلب  
ہے کہ قیامت سے پہلے ان کا وجود میں آنا ضروری ہے اسی لیے بہت سے واقعات و حوادث کے بارے میں آپ کا  
ارشاد ہے کہ قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک یہ واقعات ظہور پذیر نہ ہو جائیں۔ خود رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی بعثت بھی علامت قیامت میں شمار کی جاتی ہے۔ حالانکہ آپ کی بعثت کو چودہ سو سال ہو چکے ہیں اور خدا جانے ابھی  
کتنی مدت کے بعد قیامت قائم ہوگی۔

ان کے علاوہ بعض علامتیں وہ ہیں جنہیں علامت کبریٰ کہا جاتا ہے۔ یہ علامتیں بالعموم قیامت کے قریب تر  
زمانہ میں پے پے ظاہر ہوں گی اور عادت و معمول کے خلاف ہوں گی۔ ان علامتوں کا ذکر بھی بہت سی حدیثوں میں  
متفرق طور پر موجود ہے۔ اور حضرت حذیفہ بن اسید الغفاریؓ کی ایک روایت میں اکٹھی دس علامتوں کا بیان ہے۔  
حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں:

اطلع النبي صلى الله عليه وسلم علينا ونحن نتذاكر فقال ما تذاكرون ؟  
قالوا نذكر الساعة قال انما لن تقوم حتى تروا قبلها عشر آيات فذكر الدخان  
والدجال، والدابة وطلوع الشمس من مغربها ونزول عيسى ابن مريم  
وياجوج وماجوج وثلاثة خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب  
وخسف بحزيرة العرب وأخذ الله نار تخرج من اليمن تطرد الناس  
التي محشرهم (مسلم باب الفتن واشراط الساعة ص ۲۹۲ ج ۲)

حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانہ سے ہماری طرف نمودار ہوئے اور ہم آپس میں  
باتیں کر رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا۔ تم لوگ کس چیز کا تذکرہ کر رہے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا قیامت کا۔ آپ نے  
فرمایا۔ قیامت برپا نہیں ہوگی تا وقتیکہ تم اس سے پہلے دس علامتیں نہ دیکھ لو۔ پھر آپ نے ان دسوں کو بیان کیا جو یہ  
ہیں۔ (۱) دھواں (۲) دجال (۳) دابۃ الارض (۴) پچھم سے سورج کا نکلنا (۵) حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا آسمان  
سے اترنا (۶) یاجوج ماجوج کا نکلنا (۷) زمین میں تین مقامات میں لوگوں کا دھنس جانا (۸) ایک مشرق میں دوسرے

# مفاتیح

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين وخاتم النبيين وعلى آله وأصحابه  
أجمعين

قیامت ایک امر غیبی ہے جس کا حقیقی علم بجز خدا کے عالم الغیب کے کسی کو نہیں ہے قرآن مجید ناطق ہے "ان الله  
عند علم الساعة" اللہ تعالیٰ ہی کو قیامت کا علم ہے۔ ایک دوسرے موقع پر ارشاد الہی ہے "يسئلونك  
عن الساعة اياتا من ربها. فيم انت من ذكراها اى ربك منتها" آپ سے قیامت کے متعلق  
پوچھتے ہیں وہ کب آئے گی۔ آپ کو اس کے ذکر سے کیا کام اس کے علم کا منتہی تو آپ کے رب کے پاس ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بھی یہی ثابت ہے کہ قیامت کے وقوع کا علم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ  
وسلم کو بھی نہیں تھا۔ حدیث جبریل میں ہے۔ فاخبرني عن الساعة ؟ قال ما المسئول عنها يعلم  
من السائل (مشکوٰۃ ص ۱۱۱) حضرت جبریل علیہ السلام نے جو تھا سوال کیا اچھا مجھے قیامت کے وقت  
وقوع کی خبر دیجیے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں اپنی لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ اسکے  
بارے میں مسؤل (پوچھا جانے والا) سائل (پوچھنے والے) سے زیادہ نہیں جانتا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے وقت  
وقوع کے نہ جاننے میں ہم دونوں برابر ہیں۔

البتہ اس کی کچھ علامتیں ہیں جنہیں بطور پیشین گوئی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ ان میں  
بعض علامتیں صفری یعنی چھوٹی علامتیں کہلاتی ہیں جو معمول و عادت کے مطابق ظہور پذیر ہوتی رہیں گی۔ ان کی تعداد  
بھی بہت زیادہ ہے۔ مثلاً حدیث جبریل ہی میں پانچویں سوال کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت  
کی جن علامتوں کا ذکر کیا ہے وہ علامت صفری ہی کے قبیل سے ہیں۔ حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں:

"قال فاخبرني من اماراتها اس کی کچھ علامتیں بتائیے قال ان تلد الامة دبتها وان تبرى  
الحفاة العراة العالقة رعاء الشاء يتطاوون في البنيان" لوندیاں اپنی مالک کو جھنٹے لگیں یعنی لڑکیاں  
اپنی ماؤں پر حکم چلانے لگیں اور ننگے پیر، ننگے بدن ننگ دست بچریوں کے چرواہوں کو تو دیکھ کہ عالی شان مکانات پر  
شخصی بگھاڑ رہے ہیں تو سمجھ لو کہ اب قیامت کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔

اسی طرح رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان میں جن علامتوں کا ذکر ہے ان کا تعلق بھی علامت

وان عيسى عليه الصلوة والسلام يخرج فيساعده على قتل الدجال وانه يوم هذه الامة وعيسى خلفه في طول من قصته واصرا (تمهذيب التمهذيب ص ۱۱۲ فی ضمن ترجمہ محمد بن خالد الجندی المؤذن)

”امام مہدی سے متعلق مروی روایتیں اپنے راویوں کی کثرت کی بنا پر تو اترا اور نہت عام کے درجہ میں پہنچ گئی ہیں کہ وہ بیت رسول سے ہوں گے۔ سات سال تک دنیا میں حکومت کریں گے۔ اپنے عدل و انصاف سے دنیا کو معمور کر دیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر قتل دجال میں ان کی مساعدت اور نصرت کریں گے اور اس امت میں مہدی ہی کی امامت میں عیسیٰ علیہ السلام ایک مساز ادا کریں گے وغیرہ، طویل واقعات ان کے سلسلے میں احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔

حافظ ابروی کے اس قول کو حافظ ابن القیم نے المنار المنیف میں اور شیخ محمد بن احمد سفاری نے اپنی مشہور کتاب لوائح الاوار البہیہ میں علامہ محمد بن یوسف الکرمی کی کتاب فوائد الفکر کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں امام القسری صاحب السامع لاحکام القرآن نے بھی التذکرہ فی احوال لونی و امورا لآخرہ میں اسے نقل کیا ہے۔

شیخ محمد البرزنجی المدنی المتوفی ۱۱۳۳ھ الاشارة لاشراط الساعة ص ۱۱۲ پر لکھتے ہیں:

وقد علمت ان احادیث المہدی وخر وجره اخر الزمان وانه من عنرة رسول الله صلى الله عليه وسلم من ولد فاطمة رضي الله عنها بلغت حد التواتر المعنوي فلا محنى لانكارها.

”محقق طور پر معلوم ہے کہ مہدی سے متعلق احادیث کہ آخری زمانہ میں ان کا ظہور ہوگا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل اور فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد میں ہوں گے تو ترجمہ معنوی کی حد کو پہنچی ہوئی ہیں۔ لہذا ان کے انکار کی کوئی وجہ اور بنیاد نہیں ہے۔

امام سفاری کا بیان ہے:

قد كثرت الاقوال في المہدی حتى قيل لامہدی الاعیسیٰ والصواب الذی علیہ اهل الحق ان المہدی غیر عیسیٰ وانه یشیر قبل نزول عیسیٰ علیہ السلام وقد كثرت بخروجه الروایات حتى بلغت حد التواتر المعنوي وشاع ذلك بين علماء السننہ حتى عد من معتقداتهم (لائح الاوار البہیہ ص ۱۱۲)

حضرت مہدی کے بارے میں بہت سارے اقوال ہیں حتیٰ کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی مہدی ہیں اور صحیح بات جس پر اہل حق ہیں یہ ہے کہ مہدی کی شخصیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے الگ ہے۔ ان کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہوگا۔ ظہور مہدی سے متعلق روایات اتنی زیادہ ہیں کہ تواتر

مغرب میں اور تیسرے عرب میں (۱۰) اور ان سب کے آخر میں آگ میں سبکے گی جو لوگوں کو گھیر کر ان کے محشر میں پہنچا دیگی۔ قیامت کی علامت کبریٰ ہی میں سے مہدی آخر الزمان کا ظہور ان کی خلافت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ان کی اقتدا میں ایک نماز یعنی فجر کا پڑھنا وغیرہ بھی ہے۔ اوپر بحوالہ حدیث جن دن نشانیوں کا ذکر ہے ان سے پہلے حضرت امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ چنانچہ امام سفاری لکھتے ہیں:

ای من العلامات العظمیٰ وہی اولیٰها ان یشہر الامام المقتدی الخاتم

للائمة..... محمد المہدی (لائح الاوار البہیہ ص ۱۱۲)

قیامت کی بڑی یعنی قریب تر اور اولین نشانیوں میں خاتم الامم محمد مہدی کا ظہور ہے۔

بخاری میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک کے موقع پر قیامت کی چھ نشانیاں بتائیں جن میں سنی الاصف یعنی عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہو جانے کا بھی تذکرہ فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ عیسائی بڑے مہدی کے تمہارے مقابلے میں آئیں گے۔ اس وقت ان کے اتنی جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے یعنی ان کی مجموعی تعداد نو لاکھ ہوگی۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مسلمان ہر طرف سے گھر جائیں گے اور ان کی حکومت صرف مدینہ منورہ سے خیر تک رہ جائے گی تو مسلمان مایوس ہو کر امام مہدی کی تلاش شروع کر دیں گے۔ وہ اس وقت مدینہ منورہ میں ہوں گے اور امامت کے بارگراں سے بچنے کی غرض سے مکہ مکرمہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے لوگ انہیں پہچان لیں گے اور اشکار کے باوجود ان سے بیعت خلافت کر لیں گے۔ خلافت کی خبر جب مشہور ہوگی تو ملک شام سے ایک لشکر آپ سے مقابلہ کے لیے نکلے گا، مگر اپنی منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی مقام بیدا میں جو مکہ مدینہ کے درمیان ہے زمین میں دھنسا دیا جائے گا اس واقعہ کی اطلاع پاکر شام کے ابدال اور عراق کے متقی لوگ حضرت مہدی کی خدمت میں پہنچ جائیں گے۔ اس کے بعد آپ سے جنگ کے لیے ایک قریشی النسل بنو کلب پر مشتمل ایک لشکر بھیجے گا جس سے حضرت مہدی کی فوج جنگ کرے گی اور فتحیاب ہوگی۔

احادیث میں امام مہدی کا نام، ولدیت، حلہ وغیرہ بھی بیان کیا گیا ہے نیز ان کے زمانہ خلافت میں عدل و انصاف کی ہم گیری اور مال و دولت کی فراوانی کا تذکرہ بھی ہے۔ غرضیکہ امام مہدی کے متعلق اس کثرت سے احادیث مروی ہیں کہ اصول محمدین کے اعتبار سے وہ حد تواتر کو پہنچ گئی ہیں۔ چنانچہ امام ابو اسحٰب محمد بن اسحٰبین الابرکی السجری اسحاق المتوفی ۳۶۳ھ اپنی کتاب مناقب الشافعی میں لکھتے ہیں:

وقد تواترت الاخبار واستفاضت بکثرة روايتها عن ام المصطفى صلى الله عليه وسلم

فی المہدی وانه من اهل بيته وانه يملك سبع سنين ويملأ الارض هدلاً

مہدی کا ظہور ہوگا کیوں کہ اس باب میں احادیث متواتر ہیں اور سلف سے خلف تک جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے۔ البتہ بعض ایسے لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے جن کے اختلاف کا اہل علم کے نزدیک کوئی اعتبار نہیں ہے۔

علامہ محمد بن جعفر الکتانی المتوفی ۳۲۵ھ اپنی مشہور تصنیف نظم المتناثر من اسحدیث المتواتر میں رقم طراز ہیں:

وتتبع ابن خلدون فی مقدمته طرق احادیث نھر وجه مستوعبا علی حسب وسعه فلم تسلّم له من علته لکن ردوا علیہ بان الاحادیث الواردة فیہ علی اختلاف روايتها کثیرة جدا تبلیغ حد التواتر وهي عند احمد والترمذی ولجی داؤد وابن ماجه والحاکم والطبرانی والبیہقی والموصلی والبیزار وغيرهم من دواوین الاسلام من السنن والمعاجم والمسانید والسند وھا التي جماعتہ من الصحابة فانکارها مع ذالک مما لا ینبغی، (ص ۱۳۵)

مشہور فیلسوف مورخ علامہ ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں اپنی وسعت علمی کے مطابق جملہ طرق احادیث کی تخریج کے استیعاب کی کوشش کی ہے اور نتیجتاً ان کے نزدیک کوئی حدیث علت سے خالی نہیں ہے۔ لیکن محدثین نے علامہ ابن خلدون کے اس خیال کو رد کر دیا ہے کیونکہ امام مہدی کے بارے میں وارد احادیث اپنے راویوں کے مختلف ہونے کے باوجود بہت زیادہ ہیں جو حد تواتر کو پہنچ گئی ہیں۔ جنہیں امام احمد بن حنبل، امام ابو داؤد، امام ابن ماجہ، امام حاکم، امام طبرانی، امام ابو یعلیٰ موصلی امام بزار وغیرہ نے دواوین اسلام یعنی سنن، معاجم، مسانید میں روایت کی ہیں اور ان احادیث کو صحابہ کی ایک جماعت کی جانب منسوب کیا ہے۔ لہذا ان امور کے ہوتے ہوئے ان کا انکار کسی طرح مناسب و درست نہیں ہے۔

امام مہدی سے متعلق جن حضرات صحابہ سے حدیثیں منقول ہیں ان میں حسب ذیل اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم شامل ہیں:۔ خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی، خلیفہ راشد حضرت علی مرتضیٰ، طلحہ بن عبید اللہ، عبدالرحمن بن عوف، عبداللہ بن بسود، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمر عبداللہ بن عباس، ام المؤمنین ام سلمہ، ام المؤمنین ام حبیبہ، ابو ہریرہ، ابوسعید خدری، جابر بن عبداللہ، انس بن مالک، عمران بن حصین، خذیفہ بن یمان، عمار بن یاسر، جابر بن ماجہ صدیقی، ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عوف بن مالک رضی اللہ عنہم جمعین۔

علامہ ابن خلدون اگرچہ فن تاریخ اور علم الاجتماع میں بلند مقام و مرتبہ کے مالک ہیں لیکن محدث نہیں تھے۔ اس لئے اس باب میں ان کی بات علمائے حدیث اور ارباب جرح و تعدیل کے مقابلہ میں لائق قبول نہیں ہے۔ چنانچہ علامہ محمد بن جعفر الکتانی مزید لکھتے ہیں:

منوی کی حد کو پہنچ گئی ہیں اور علما، اہل سنت کے درمیان اس درجہ عام اور شائع ہو گئی ہیں کہ ظہور مہدی کو اتنا اہل سنت و جماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے۔

حضرت جابر، خذیفہ، ابو ہریرہ، ابوسعید خدری اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے منقول روایتوں کے ذکر اور نشان دہی کے بعد لکھتے ہیں:

وقدر وی عن ذکر من الصحابة وغير ما ذکر منهم رضی اللہ عنہم بروایات متعدده وعن التابعین من بعدہم ما ینید مجموعہ العلم القطعی فالایمان بخروج المہدی واجب کما هو مقرر عند اهل العلم ومدون فی عقائد اهل السنة والجماعة (الخصائص)

اوپر مذکور حضرات صحابہ اور ان کے علاوہ دیگر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کے بعد تابعین سے اتنی روایتیں مروی ہیں کہ ان سے علم قطعی حاصل ہو جاتا ہے۔ لہذا ظہور مہدی پر ایمان لانا واجب ہے جیسا کہ یہ اہل علم کے نزدیک ثابت شدہ ہے اور اہل سنت اور جماعت کے عقائد میں مدون و مرتب ہے۔

یہی بات شیخ اعین بن علی البرہباری اکنبلی المتوفی ۳۲۹ھ نے بھی اپنے عقیدہ میں لکھی ہے عقیدۃ البرہباری کو ابن ابی یعلیٰ نے طبقات اسکا بلدیہ میں شیخ البرہباری کے ترجمہ میں مکمل نقل کر دیا ہے۔

نواب صدیق حسن خاں قنوجی بھوپالی المتوفی ۱۳۱۷ھ اپنی تالیف الاذاعۃ لما کان ویکون بین یدی الساعة میں صراحت کرتے ہیں:

”والاحادیث الواردة فی المہدی علی اختلاف روایاتها کثیرة جدا تبلیغ حد التواتر وهي فی السنن وغیرھا من دواوین الاسلام من المعاجم والمسانید: (ص ۵۲ مطبوعہ سکا لہ مطبع الصدیقی بھوپال)

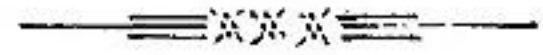
امام مہدی سے متعلق احادیث مختلف روایتوں کے ساتھ بہت زیادہ ہیں جو حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں یہ حدیثیں سنن کے علاوہ معاجم، مسانید وغیرہ اسلامی دفتروں میں موجود ہیں۔ اسی کتاب کے صفحہ ۵۲ پر لکھتے ہیں:

اقول، لاشک ان المہدی یخرج فی آخر الزمان من غیر تعیین لشہر وعام لما تواتر من الاخبار فی الباب واتفق علیہ جمہور الامۃ خلفا عن سلف الا من لا یعتد بخلافہ

میں کہتا ہوں اس بات میں ادنیٰ شک نہیں ہے کہ آخری زمانہ میں ماہ و سال کی تعیین کے بغیر امام

الصحيحه في هذا الباب وانترك الحسان والضعاف رجاء انتفاع الناس  
وتبليغ ما اتى به النبي عليه السلام وان لا يغتر الناس بكلام بعض المصنفين  
الذين لا امام لهم بعلم الحديث كما بن خلدون وغيره فانهم وان كانوا  
من المعتمدين في التاريخ وامثاله فلا اعتد ادلهم في علم الحديث الخ  
بعض مجالس عليه في مہدی موعود کا ذکر آیا تو کچھ ماہرین علم نے مہدی موعود سے متعلق وارد حدیثوں کی  
صحت سے انکار کیا تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ اس موضوع سے متعلق مروی حسن و ضعیف روایتوں سے  
قطع نظر صحیح حدیثوں کو جمع کر دوں تاکہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے فرمان کی تبلیغ بھی ہو جائے۔ نیز ان حدیثوں کے جمع و تدوین سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ بعض  
ان مصنفین کے کلام سے لوگ دھوکا نہ کھا جائیں جنہیں علم حدیث سے لگاؤ نہیں ہے جیسے علامہ  
ابن خلدون وغیرہ یہ حضرات اگرچہ فن تاریخ میں معتد و مستند ہیں لیکن علم حدیث میں ان کے قول کا  
اعتبار نہیں ہے۔

حضرت شیخ الاسلام نے اپنے اس رسالہ میں بطور خاص اس بات کا التزام فرمایا ہے کہ جن صحیح احادیث پر  
علامہ ابن خلدون نے کلام کر کے ان کی صحت مشکوک ثابت کرنے کی کوشش کی تھی جرح و تعدیل سے متعلق ائمہ حدیث  
کے مقرر کردہ اصول کی روشنی میں ان کی صحت و حجیت کو مدلل و مبرہن کر دیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ رسالہ ایک  
قیمتی دستاویز کی حیثیت کا حامل ہے۔ اور اس موضوع پر لکھی گئی ضخیم کتابوں سے بھی زیادہ مفید ہے۔



ولولا مخافة التطويل لاوردت ههنا ما وقعت عليه من احاديثه لاني رايت  
الكثير من الناس في هذا الوقت يتشككون في امره ويقولون ما ترى هل احاديثه  
قطعية ام لا وكثير منهم يقف مع كلام ابن خلدون ويعتمده - مع انه  
ليس من اهل هذا الميدان والحق الرجوع في كل فن لا ريبه،

(نظم المتناثر من الحديث المتواتر ص ۱۳)  
"اگر کتاب کے دراز ہو جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس موقع پر امام مہدی سے متعلق ان احادیث کو جرح  
کرتا جن کی مجھے واقفیت ہے۔ کیوں کہ اس وقت بہت سارے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ انہیں امام  
مہدی کے ام میں تردد ہے اور اس سلسلے میں وہ یقینی معلومات کے متلاشی ہیں اور دیگر مہدیت سے  
لوگ ابن خلدون کے قول پر قائم اور اسی پر اعتماد کرتے ہیں جب کہ ابن خلدون اس میدان کے آدمی  
نہیں تھے۔ اور حق تو یہ ہے کہ ہر فن میں اس فن کے ماہرین کی جانب رجوع کیا جائے۔"

ان ساری تفصیلات سے یہ بات روز روشن کی طرح آشکارا ہو گئی کہ امام مہدی سے متعلق احادیث نہ صرف  
صحیح و ثابت ہیں بلکہ متواتر اور اپنے مدلول پر قطعی الدلالت ہیں جن پر ایمان لانا بحسب تصریح علامہ سفارینی واجب  
اور ضروری ہے۔ اسی بنا پر ظہور مہدی کا مسئلہ اہل سنت و اجماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے البتہ اتنی بات ضرور  
ہے کہ یہ اسلام کے اہم ترین اور بنیادی عقائد میں داخل نہیں ہے۔ مسئلہ کی اسی اہمیت کے پیش نظر ہر دور کے محدثین و اکابر  
علماء نے مسئلہ مہدی پر ضمناً و مستقلاً شرح و بسط کے ساتھ مدلل کلام کیا ہے جن میں سے بہت سی کتابوں کی نشاندہی  
خود علامہ ابن خلدون نے بھی مقدمہ میں کی ہے۔

اسی طرح علماء حدیث اور ماہرین نے اس مسئلہ سے متعلق ابن خلدون کے نظریہ کی پر زور تردید کی ہے اور اصول  
محدثین کی روشنی میں علامہ ابن خلدون کے ظاہر کردہ اشکالات کو دور کر کے ظہور مہدی کی حقیقت اور سچائی کو پورے  
طور پر واضح کر دیا ہے۔

علماء امت کی ان مساعی جمیلہ کے باوجود ہر دور میں ایک ایسا طبقہ موجود رہا ہے جو علامہ ابن خلدون کے  
بیان کردہ اشکالات سے متاثر ہو کر ظہور مہدی کے بارے میں شکوک و شبہات میں مبتلا رہا۔ اس لیے علمائے  
دین بھی اپنے اپنے عہد میں حسب ضرورت تحریر و تقریر کے ذریعہ اس مسئلہ کی وضاحت کرتے رہے۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ نے بھی اسی مقصد کے تحت یہ زیر نظر رسالہ مرتب کیا  
تھا۔ چنانچہ اپنے ابتدائیہ میں لکھتے ہیں:

انه قد جرى ببعض الندية العلم ذكر المهدي الموعود فانكر بعض الفضلاء  
الكاملين صحة الاحاديث الواردة فيه فأحبت ان اجمع الاحاديث

بیت المقدس ہوگا۔ ان کی حکومت پانچ یا سات یا نو برس ہوگی۔ اس بارہ میں صحیح روایتیں تقریباً چالیس میری نظر سے گزری ہیں اور حسن و ضعیف بہت زیادہ ہیں۔ ترمذی شریف، مستدرک حاکم، ابو داؤد مسلم شریف وغیرہ میں یہ روایات موجود ہیں۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر قیامت آنے میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا جب بھی اللہ تعالیٰ مہدی کو ضرور ظاہر کرے گا اور قیامت ان کے بعد لائے گا۔ لہذا اس میں بجز تسلیم کوئی چارہ نہیں۔ بہت سے مجھوٹوں نے اب تک مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی میں یہ علامتیں نہیں پائی گئیں جو مہدی موعود کے متعلق ذکر کی گئی ہیں۔

میں نے ماشا جانی سے پہلے مدینہ منورہ کے کتب خانہ میں تلاش کر کے صحیح صحیح روایتیں جمع کی تھیں، مگر افسوس کہ وہ رسالہ روسی انقلاب میں جاتا رہا۔ اب میرے پاس وہ نہیں رہا اور جن لوگوں نے اس کو نقل

کیا تھا وہ بھی وفات پا گئے اور رسالہ پھرنے مل سکا۔ اس مکتوب سے پہلے نہ کسی سے سنا تھا اور نہ ہی کسی تحریر میں دیکھا تھا کہ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کی اس موضوع پر کوئی تالیف ہے۔ اس لیے فطری طور پر اس نئے انکشاف پر بے حد مسرت ہوئی اور ساتھ ہی دل میں یہ خواہش بھی پھلنے لگی کہ اے کاش کہ طرح یہ قیمتی رسالہ دستیاب ہو جاتا تو اسے شائع کر دیا جاتا، لیکن حضرت کے اس آخری جملے سے کہ اب میرے پاس وہ نہیں رہا... اور رسالہ پھرنے نہ سکا! ایک طرح کی مایوسی طاری ہو جاتی اسی بیم ورجا اور اُمید ہی و نا اُمید کی مل جلی کیفیت کے ساتھ اس ڈر ٹر ٹکنٹون کی طلب و تحصیل کی تدبیریں سوچنے لگا۔ ایک دن اچانک دل میں یہ بات آئی کہ اس انقلاب میں حضرت کا سارا اثاثہ حکومت نے ضبط کر لیا تھا اس لیے ممکن ہے کہ اس ضبطی کے بعد آپ کی کتابیں اور دیگر کاغذات کسی سرکاری کتب خانے میں جمع کر دیے گئے ہوں۔ اس موہوم خیال نے دھیرے دھیرے جوڑ پکڑ لیا اور نا اُمید ہی پیدا تمید کا غلبہ ہو گیا۔ بالآخر اس خیال کا اظہار اپنے لائق صدا احترام اور مشفق و مہربان رفیق بلکہ بزرگ صاحبزادہ محترم مولانا سید ارشد مدنی اعلیٰ اللہ مراتب سے کیا اور ان سے عرض کیا کہ حرمین شریفین کے سفر میں اہم سرکار کے متعلق جاننے سے بہت لگائے۔ میں ممکن ہے کہ کبھی گمشدہ رسالہ مل جائے، چونکہ مولانا موصوف

# کچھ باتیں کتاب کے متعلق

آج سے دس گیارہ سال پہلے کی بات ہے کہ ایک دن بیٹھا ماہنامہ الرشید سا ہیوال کا خصوصی شمارہ مدنی و اقبال نمبر دیکھ رہا تھا۔ اس میں حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کے غیر مطبوعہ مکاتیب کا ایک مختصر سا مجموعہ مرتبہ جناب محمد دین شوق صاحب بعنوان "مکتوبات مدنیہ" بھی شریک اشاعت ہے۔ (جسے بعد میں الگ سے پاکستان کے ایک مکتبہ نے شائع کر دیا ہے) اس مجموعہ کا تیسرا مکتوب جو ڈر بن افریقہ کے کسی صاحب کے جواب میں ۲۲ صفر ۱۳۵۳ھ کو لکھا گیا ہے۔ اس میں امام مہدی آخر الزماں کے بارے میں حضرت شیخ الاسلام تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت امام مہدی قیامت سے پہلے بلکہ نزول عیسیٰ علیہ السلام اور خروج دجال اور فتنہ یاجوج و ماجوج و ائمتہ الارض و طلوع شمس من المغرب وغیرہ سے پہلے ظاہر ہوں گے۔ قیامت میں تو تمام انبیاء اور اولیاء کا اجتماع ہوگا۔ حضرت مہدی دنیا میں مذہب اسلام کی زندگی اور اس کی تقویت کے باعث ہوں گے۔ وہ اُس وقت ظہور فرمائیں گے جبکہ دنیا ظلم و ستم سے بھر گئی ہوگی۔ ان کی وجہ سے دنیا عدل و انصاف دین و ایمان سے بھر جائے گی ان کا اور ان کے باپ کا نام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپ کے والد ماجد کے نام کے مطابق ہوگا۔ صورت بھی آپ کی صورت کے مشابہ ہوگی آپ ہی کی اولاد ہوں گے۔ یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل میں سے"

مگر مگر میں ظاہر ہوں گے۔ اول جو جماعت ان کے ہاتھ پر بیعت کرے گی وہ تین سو تیرہ آدمی ہوں گے۔ حسبِ عدد و اصحاب بدر و اصحابِ طاوت۔ لوگوں میں یکبارگی انقلاب پیدا ہوگا۔ حجاز کی اصلاح کے بعد سیریا اور فلسطین وغیرہ کی اصلاح کریں گے۔ دارالسلطنت

جہاں جہاں کلام کیا ہے۔ اس کا حوالہ نقل کر دیا ہے اور حسب ضرورت بعض رجال پر حضرت کے مختصر کلام کی تفصیل کر دی ہے۔ بعض احادیث کے بارے میں نشاندہی کر دی ہے کہ کن کن ائمہ حدیث نے ان کی تخریج کی ہے۔ غریب و مشکل الفاظ کی کتب لغت سے تشریح بھی نقل کر دی ہے۔ اسی کے ساتھ رسالہ کو مکمل تر بنانے کی غرض سے بطور تکملہ آخر میں چند احادیث صحیحہ کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ پھر اس قیمتی علمی سرمایہ کو مفید عام بنانے کی غرض سے تمام حدیثوں کا ترجمہ بھی کر دیا ہے۔ والحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات و صلی اللہ علی النبی الکریم و علی جمیع اصحابہ و بارک و سلو۔

حبیب الرحمن قاسمی

خادم التدریس دارالعلوم دیوبند

کو حضرت شیخ قدس سرہ کے بعض تلامذہ کے ذریعہ یہ بات پہنچی تھی کہ دورانِ درس حضرت نے اس رسالہ کا تذکرہ فرمایا تھا اس لیے اس اثراتِ علمی جس کے وہ سچے حقدار ہیں ان میں خود طلب و جستجو کی فکر تھی، چنانچہ حسب معمول عمرہ و زیارت کے لیے شعبان میں حرمین شریفین حاضر ہوئے تو اہل علم و خبر سے اس سلسلے میں معلومات کی فکر کہیں کوئی سرخ نہ مل سکا۔ دوسرے سال جب پھر جانا ہوا تو مزید معلومات حاصل کیں۔ وہاں مقیم بعض لوگوں نے نشاندہی کی کہ اگر یہ رسالہ ضائع نہیں ہوا ہے تو اندازہ ہے کہ مکتبہ الحرمہ مکہ معظمہ میں ضرور ہوگا۔ مولانا موصوف مکتبہ الحرمہ پہنچ گئے اور خدا کی قدرتِ مخطوطات کی فرست میں یہ مل گیا اور خود شیخ الاسلام قدس سرہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا۔ چنانچہ اس کا فوٹو لے لیا۔ اس طرح تقریباً پون صدی کی گم نامی کے بعد یہ نادر و قیمتی علمی سرمایہ دوبارہ معرضِ وجود میں آ گیا۔

حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کے مکتوب سے پتہ چلتا ہے کہ یہ رسالہ امام ممدی سے متعلق صحیح چالیس احادیث پر مشتمل تھا اور بعض لوگوں نے اس کی نقل بھی لی تھی۔ مگر دستیاب مخطوط میں کل ۳۷ احادیث ہیں پھر اس میں متعدد مقامات پر حک و فک بھی ہے۔ بعض جگہ بہت قلمی بھی ہے اس لیے اندازہ یہ ہے کہ یہ مہیضہ کی بجائے اصل مسودہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ممدی موعود سے متعلق بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں بعض نہایت مفصل اور ضخیم بھی ہیں، لیکن یہ مختصر رسالہ اس اعتبار سے خاص اہمیت و افادیت کا حامل ہے کہ اس میں صرف صحیح احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ جب کہ دوسری کتابوں میں اس کا التزام نہیں ہے۔ علاوہ ازیں امام ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں ممدی موعود سے متعلق وارد احادیث پر جو ناقدانہ کلام کیا ہے جس سے متاثر ہو کر بہت سے اہل علم بھی ممدی موعود کے ظہور کے بارے میں منکر یا متردد ہیں حضرت شیخ نے علامہ ابن خلدون کے اٹھائے ہوئے سارے اعتراضات کا اسمائے رجال اور اصولی مددگار کی روشنی میں جائزہ لے کر مدلل طور پر ثابت کر دیا ہے کہ ان کے یہ اعتراضات درست نہیں ہیں اور بلاریب رسالہ میں منقول احادیث صحیح و حجت ہیں۔ اس لیے یہ رسالہ بقامت کثیر و بقیمت بہتر کا صحیح مصداق ہے۔ احقر نے لہذا بضاعت و ہمت کے مطابق اس نادر و پیش بہا علمی تحفہ کو مفید سے مفید تر بنانے کی پوری کوشش کی ہے۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے جن کتب حدیث سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کی جلد و صفحہ کا حوالہ دے دیا ہے۔ اسی طرح رجالِ سند پر حضرت نے





قال الإمام الحافظ أبو عيسى محمد بن عيسى بن سورة الترمذی رحمه الله تعالى  
في جامعہ (۱)

(۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُرَيْشِيِّ نَأْبِي نَاسُفِيَانَ الثَّوْرِيَّ عَنْ عَاصِمِ  
بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زَيْدِ (۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ، لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِي اسْمُهُ  
إِسْمِينُ ، الخ . وفي الباب عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (۳)

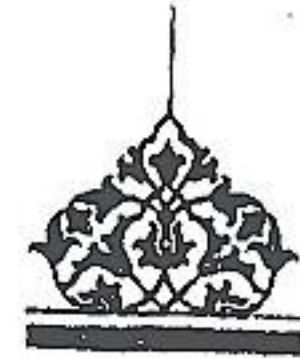
امام حافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورت ترمذی رحمہ اللہ اپنی کتاب "جامع ترمذی" میں فرماتے ہیں۔  
(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا اس وقت  
تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ عرب کا بادشاہ ہو جائے جس کا نام  
یونانی نام کے مطابق ویلی ہوگا۔ (تفسیر جامع ترمذی ص ۳۷۹)

(۱) محمد بن عیسیٰ بن سورت بن موسیٰ السلمی البوعی الترمذی ابو عیسیٰ توفی سنۃ ۳۷۹ ھ۔ من  
لئے علماء الحدیث وحفظہ من اهل ترمذ (على نهر جيحون) تلمذ على البخاري وشاركه في بعض  
سبوحه وقام برحلات إلى خراسان والعراق والحجاز وعسى في آخر عمره وكان يضرب به المثل في  
الحفظ مات ب ترمذ من تصانيفه الجامع الكبير المعروف باسم الترمذی في الحدیث مجلدان والشملہ  
النبویة والتاریخ والعلل فی الحدیث (الإعلام ج ۲ ص ۳۲۲).

(۲) زرعی المظنی زبیر بکسر زای وشدة راه.

(۳) بولطی ای بولطوق ویمثل.

(۴) الترمذی ج ۲ ص ۱۷.



بالتسهيل في تصحيح الحديث لم اکتف بتصحيحه فقط بل اعتمدت على تلخيص  
صحيح المستدرک للذهبي رحمه الله تعالى (۱) فما جرح في صحته تركته وما قبله  
اتي به وتركت كثيرا من الأحاديث لعدم الإطلاع على أسانيدھا بما ذكره صاحب  
كنز العمال وغيره (۲) واعتمدت في تعديل الرواة وتوثيقهم على تهذيب التهذيب  
وخلصه التهذيب، هذا وعلى الله الاعتقاد وهو حسبي ونعم الوكيل

تو میں اس کے رجال کے بارے میں بحث کروں گا۔ پھر اگر رجال صحیحین  
کے ہوں گے تو میں صرف صحیحین کے ذکر پر اکتفا کروں گا اور جو رجال صحیحین کے نہ ہوں گے تو پھر میں ان  
الفاظ کو توثیق کو لائن گا جن کو اتم جرح و تعدیل نے ذکر کیا ہوگا۔ امام حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری رحمہ اللہ  
پر چونکہ تصحیح احادیث میں تساہل کا الزام ہے اس لیے میں نے صرف ان کی تصحیح کو کافی نہیں سمجھا بلکہ امام  
ذہبی رحمہ اللہ کی مستدرک پر جو تلخیص ہے۔ اس پر اعتماد کیا ہے اور جس حدیث کی صحت پر امام ذہبی نے  
جرح کی ہے میں نے اس کو چھوڑ دیا ہے اور جن احادیث کو انھوں نے قبول کیا ہے ان کو میں نے بھی ذکر کیا  
ہے اور میں نے بہت سی احادیث سند معلوم نہ ہونے کی بنا پر ترک کر دی ہیں۔ جن کو صاحب کنز العمال  
وغیرہ نے ذکر کیا ہے اور روایات کی تعدیل و توثیق میں میں نے تهذيب التهذيب اور خلاصة التهذيب پر  
اعتماد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی مجھے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے۔

(۱) الحافظ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن أحمد بن عثمان الترمذی القاروقی الاصل  
الذهبي نسبة الى الذهب كما في التصدير توفى بدمشق سنة ۷۱۸ ھ قد لخص الذهبي المستدرک للحاکم  
وتحق كثيرا منه بالضعف والنعارة او الوضع وقال في بعض كلامه ان العلماء لا يصدقون بتصحيح  
الترمذی ولا الحاکم (لخص ص ۲۰).

(۲) الشيخ علاء الدين علي الشهير بالمتقي بن حسام الدين عبد الملك بن قاضي خان الشافعي  
القادري الهندي ثم المنفي فالحكي فقيه من علماء الحديث أصله من جوزفور ومولده في برهانفور من  
بلاد البنك بالهند علت مكنته عند السلطان محمود ملك غجرات وسكن في المدينة ثم أقام بمكة مدة  
طويلة وتوفى بها سنة ۹۷۵ ھ له مصنفات في الحديث وغيره منها كنز العمال في سنن الاقوال  
والاعمال في ثمانية اجزاء ومختصر كنز العمال ومنهج العمال في سنن الاقوال (مخطوطة)

الجمع بين الحكم القرآنية والحديثية (مخطوطة) قال العبدوسي مؤلفته نحو مائة ما بين كبير وصغير  
وقد فرغ عبد القادر بن أحمد الفاكهي من تأليف سماء القول النفي في مناقب المتقي الرسالة  
المستطرفة ص ۱۴۹، الأعلام للزركلي ج ۴ ص ۳۰۹.

وَسَلَّمَ قَالَ سَيَعُوذُ بِهَذَا الْبَيْتِ بِغَيْرِ الْكُتْبَةِ قَوْمٌ لَيْسَ لَهُمْ مَنَعَةٌ (۱) وَلَا عُدَّةٌ وَلَا عِدَّةٌ يَبْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءِ (۲) مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ - قَالَ يُوسُفُ وَأَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيرُونَ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ أَمْ وَاللَّهِ مَا هُوَ بِهَذَا الْجَيْشِ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى عَنْهُ عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ عَبَثٌ (۳) رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْامِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعْتَ شَيْئًا فِي مَنْامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ فَقَالَ الْعَجَبُ إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي يُؤْمِنُونَ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت میں توں مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج نیند میں آپ سے ایسا کام ہوا جسے آپ نے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا؟ اس سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا عجیب بات ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ گزین ایک قریشی (یعنی مہدی) سے جنگ کے ارادے سے میری اُمت کے کچھ لوگ آئیں گے اور جب مقام بیدا (یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان واقع چٹیل بیابان) میں پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول ان میں تو بہت سے راہ گیر بھی ہو سکتے ہیں جو اتفاقاً راستہ میں ان کے ساتھ ہو گئے ہوں گے تو انہیں کس جرم میں دھنسا یا جاتے گا، آپ نے فرمایا ان میں کچھ بارادۃ جنگ لے والے ہوں گے، کچھ مجبور ہوں گے۔ (یعنی زبردستی انہیں ساتھ لے لیا جائے گا) اور کچھ راہ گیر ہوں گے۔ یہ سب کے سب اکٹھا دھنسا دیے جائیں گے۔ البتہ قیامت میں ان کا حشر ان کی یتیموں کے لحاظ سے ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ نزولِ عذاب کے وقت مجرمین کے ساتھ رہنے والے بھی عذاب سے محفوظ

(۱) منعة بفتح النون وكسر ها اي ليس لهم من يحميهم ويمنعهم.

(۲) البدياء كل أرض لمصاه لا شئ بها.

(۳) عبث قيل معناه اضطرب بجسمه وقول حرك لطفه كمن ياخذ شينا لو بدفعه.

(۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجُبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْغَطَارِيُّ نَسْفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِنُ - اسْمُهُ إِسْمَى قَالَ عَاصِمٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمًا لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَلِيَ. اه  
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (۱)

وَقَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ بْنُ الْحَجَّاجِ الْقَشِيرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى. (۳) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو نَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَامِرِيِّ عَنْ يُوسُفَ ابْنِ مَاهِكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ (۲) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(۱) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دہرا کر دیں گے یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی) خلیفہ ہو جائے۔ (ترمذی ۲۵ ص ۴۴۴)  
ان دونوں حدیث پاک کا حاصل یہ ہے اس مرد اہل بیت کا قیامت کے آنے سے پہلے خلیفہ ہونا ضروری ہے۔ اس کی خلافت کے بعد ہی قیامت آئے گی۔

حضرت اُمّ المؤمنین (یعنی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ قریب میں تم معظّمہ کے اندر ایک قوم پناہ گزین ہوگی جو شوکت و عظمت اور افرادی اور ہتھیاروں کی طاقت سے تمہی دست ہوگی۔ اس سے جنگ کے لیے ایک لشکر (ملک شام سے) چلے گا۔ یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ مدینہ کے درمیان) ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو اسی جگہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا

(۱) أيضا واخرجه الامام نورالدين في سننه وسكت عنه والحافظ ابو بكر البيهقي في باب ما جاء في خروج المهدي وله مشاهد صحيح عن طر. عند لبي دلاد وعن لبي سعد الغدري ضد لبي ماجة والحاكم وأحمد.

(۲) قال الدارقطني هي عائشة (شرح صحيح مسلم للامام النووي ج ۲ ص ۲۸۸).

قُلْتُ وَلَا يُقَلِّدُكَ أَنْكَ لَا لِحُدُ فِي شَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الرَّوَايَاتِ ذَكَرَ الْمُتَهِدِيُّ أَنَّ الْأَحَادِيثَ الصَّحِيحَةَ النَّبِيَّ سَيَاتِي ذَكَرَهَا تُصَرِّحُ أَنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ الْعَائِدُ بِالنَّبِيِّ إِنَّمَا هُوَ الْمُتَهِدِيُّ وَكَذَلِكَ الْخَلِيفَةُ الَّتِي يَخْتَلِفُ الْمَالُ خَيْبًا هُوَ الْمُتَهِدِيُّ وَأَنَّ الْأَحَادِيثَ يُفَسِّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَمَا لَا يَخْفَى عَلَى مَنْ لَهُ نَوْعُ الْمَالِ بِالْحَدِيثِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

وَقَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانَ (۱) بَنُ النَّشَبِ السَّجِسْتَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي سُنَّتِهِ.

(۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُمْ حَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُو بَكْرٍ يَحْنَى ابْنُ عِيَّاشٍ حَ وَ تَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْنَى عَنْ سُقْيَانَ حَ وَ تَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَاعِيْبُدُ اللَّهُ بِنُ مُوسَى أَنَا زَائِدَةُ حَ تَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ تَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بِنُ مُوسَى عَنْ فِطْرِ الْمَعْنَى كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ يَتَّقِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ قَالَ زَائِدَةُ لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَبْعَثَ رَجُلًا مِنِّي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِي اسْمُهُ إِسْمَى وَاسْمُ أَبِيهِ بِاسْمِ أَبِي زَادٍ فِي حَدِيثِ فِطْرِ

تنبیہ، او پر مذکور ان احادیث میں اگرچہ صراحتاً خلیفہ ہمدی کا ذکر نہیں ہے لیکن دیگر صحیح حدیثوں میں صاف طور پر مذکور ہے کہ کبھی آپ پناہ لینے والے خلیفہ ہمدی ہی ہوں گے جن سے جنگ کے لیے سفیانی کا لشکر شام سے چلے گا اور جب مقام بیداریس پہنچے گا تو وہ سنا دیا جائیگا اسی طرح صحیح احادیث میں یہ تصریح موجود ہے کہ بغیر شمار کیے لپ بھر بھر مال عطا کرنے والے خلیفہ ہمدی ہی ہیں اس لیے بلا ریب ان مذکورہ حدیثوں میں خلیفہ ہمدی کی طرف واضح اشارہ ہے اور یہ حدیثیں انہی سے متعلق ہیں۔

(۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا کا

(۱) الحافظ الحجة سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير الأزدي السجستاني أبو داود لمعلم أهل الحديث في زمانه أصله من مجستان رحل رحلة كيرة وتوفي بالبصرة سنة ۲۷۵هـ، له السنن في جزئين وهو لحد للكتب السنة جمع فيه ۱۸۰۰ حديثاً قنخبها من ۵۰۰۰۰۰ حديثاً وله للمراسيل الصغيرة في الحديث وكتاب الزهد. مخطوطة في خزنة القرويين بحط اندلسي والبصير والشور مخطوطة رسالة وتسمية الاخوة مخطوطة رسالة: الاعلام ج ۳ ص ۱۲۲.

الطَّرِيقُ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ (۱) وَالْمَجْبُورُ وَابْنُ السَّبِيلِ يَهْلِكُونَ مَهْلِكًا وَاحِدًا وَ يَضْدُرُونَ مَضَارِ شَى يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ. (۲)

(۴) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يَوْشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُجِبِي إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مُدِي (۳). قُلْنَا مِنْ أَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قَبْلِ الرُّومِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْئَةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْتَنِي (۴) الْمَالُ خَيْبًا وَلَا يَعُدُّهُ عَدَا قَالَ قُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ وَابْنِ الْعَلَاءِ أَرَبَانَ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَا لَا الْخ (۵)

نہیں ہوں گے، بلکہ عذاب کی ہر گیری میں وہ بھی شامل ہوں گے، البتہ قیامت کے دن سب کے ساتھ معاد ان کی نیت و عمل کے مطابق ہوگا۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۸۸)

۳۲۵ ابو نضرہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ کی خدمت میں تھے کہ انہوں نے فرمایا قریب ہے وہ وقت جب اہل شام کے پاس دینار لاتے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ، ہم نے پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رومیوں کی طرف سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ میری آخری اُمت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ ہمدی) جو مال لپ بھر بھر دے گا، اور اسے شمار نہیں کرے گا۔

اس حدیث کے راوی الجریسی کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ، ابو نضرہ اور ابو الحلانہ سے دریافت کیا۔ کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیث پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا نہیں یہ خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے علاوہ ہوں گے۔ (مسلم ج ۲ ص ۳۹۵)

(۱) المستبصر فهو المستبين لذلك الفصد له عمدا.

(۲) صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۸۸ وقد ذكر مسلم الحديث قبل هذه الرواية من رواية لم سلمة

(۳) مدي مكال في الشام ومصر يمع ۱۹ صاعا.

(۴) يحتني حنيا وحنوا هو الحفن بالينين.

(۵) صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹۵ وقال مسلم بعد هذه الرواية عن لبي سعد الخدري نحوه.

جوراً الخ (۱).

أقول أما عثمان بن أبي شيبة فهو عثمان بن محمد بن أبي شيبة إبراهيم بن عثمان العنبي أبو الحسن الكوفي الحافظ أخذ الأعلام أخرج له الشيخان وأبو داود والنسائي وابن ماجه قال ابن معين ثقة أمين (۲) وأما الفضل بن دكين فهو عمرو بن حماد بن الزهير التيمي مولى آل طلحة أبو نعيم الكوفي الملقب بالخال الحافظ العالم قال أحمد ثقة بظان غارف بالحديث وقال الفسوي أجمع أصحابنا على أن أبا نعيم كان غاية في الاتقان أخرج له السنن، وأما فطر فهو ابن خليفة القرشي المخزومي أبو بكر الخياط الكوفي أخرج له البخاري والأزبنمة وثقه أحمد وابن معين والمجلى وابن سعد. أما القاسم بن أبي بزة فهو أبو الطفيل فهو عامر بن وإبنة الكتابي اللبي أحد الصحابة وأجرهم وفاتنا على الإطلاق وأخرج له السنن والحاصل أن الحديث صحيح (۳) على شرط البخاري رحمه الله تعالى.

(۷) حدثنا أحمد بن إبراهيم ثنا عبد الله بن جعفر الرقي ثنا أبو المذبح الحسن بن عمرو عن زياد بن بيان عن علي بن نقييل عن سعيد بن المسيب عن أم سلمة رضي الله تعالى عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المهدي من

دن باقی رہ جائے گا جب بھی، اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو مجھے گا اور میں کو بدلہ انصاف سے سمور کر دے گا جس طرح وہ اس سے قبل، ظلم سے بھری ہوگی۔ ایضاً

(۸) حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری نسل اور فاطمہ رضی اللہ عنہما کے اولاد سے ہوگا۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۸)

(۱) سنن ابی دلاؤد ج ۲ ص ۵۸۸.

(۲) عثمان بن ابی شیبہ روى هذه الجماعة سوى للترمذى وسوى النسائى فروى فى اليوم والليلة عن زكريا بن يحيى السجزي عنه ومسنده على عن ابى بكر المروزي عنه - تهذيب التهذيب ج ۷ ص ۱۳۵ - الفضل بن دكين ولد سنة ۱۳۰هـ ومات سنة ۲۱۸هـ روى عنه البخارى فاكخر راجع تهذيب التهذيب ج ۸ ص ۲۱۲ و خلاصة تذهيب ص ۳۰۸ - فطر بن خليفة القرشى المخزومى مولا هم لبر بكر الخياط الكرمى قال المجلى كوفى ثقة حسن الحديث وكان فوه تصبغ قليل وقال النسائى: بل هو فى موضع آخر ثقة، حافظ، كرم مات سنة ۱۵۴هـ روى له البخارى مقرونا وقال ابن سعد كان ثقة من شاء الله ومن الناس من يستضعفه وكان لا يدع احدا يكتب عنه وكان احمد بن حنبل يقول هو خسين مفرط (ابى من الغشبية فرقة من الجهمية) قال الساجى وكان يقدم علينا طى عثمان وقال السعدي زئج غير ثقة وقال الدار قطنى فطر زئج ولم يحتج به البخارى وقال عدى له احاديث سالحة عند الكوفيين وهو متصلك ولرجوه لا يلس به تهذيب التهذيب ج ۸ ص ۲۷۰ و خلاصة تذهيب ص ۳۱۱.

يملأ الارض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا وقال فى حديث صفيان لا تذهب اولا تنقضى الدنيا حتى يملك العرب رجل من اهل بيتى يواطى اسمه اسمى قال ابو داود لفظ عمرو و ابى بكر بمعنى صفيان. (۱)

قلت نذار هذه الرواية عن غاصم بن بنذلة المعروف بابن ابى النجود اخذ القراء الشبغة أخرج له البخاري ومسلم رحمهما الله تعالى مقرونا والأزبنمة، وثقه أحمد والمجلى وبقوب بن صفيان وأبو زرعة وأما زر فهو ابن حبيش السدي الكوفي أخرج له السنن وأما عبد الله بن مسعود رضي الله عنه الصحابي الفقيه المعروف فليلم بما ذكر أن الحديث صحيح على شرطها قال أبو عبد الله الحاكم فى مستدرجه مانصه والحديث المفسر بذلك الطريق وطرق حديث غاصم عن زر عن عبد الله كلفها صحيحه أى كل طريقه صحيحه على ما أصلته فى هذا الكتاب بالاحتجاج بأخبار غاصم ابن ابى النجود إذ هو إمام من أئمة السليبين (۳)

(۶) حدثنا عثمان بن ابى شيبة ثنا الفضل بن دكين حدثنا فطر عن القاسم بن ابى بزة عن ابى الطفيل عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو لم يبق من الدهر الا يوم لبعث الله رجلا من اهل بيتى يملأها عدلا كما ملئت

صرف ایک دن باقی رہے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دہرا فرمادیں گے تاکہ میرے اہل بیت سے ایک شخص کو پیدا فرمائیں جس کا نام اور ولد میرے نام اور ولد میرے مطابق ہوگی۔ وہ زمین کو بدلے انصاف سے بھر دے گا۔ (یعنی پوری دنیا میں عدل و انصاف ہی کی حکمران ہوگی) جس طرح وہ اس سے پہلے، ظلم و زیادتی سے بھری ہوگی۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۸)

(۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر زمانہ سے ایک ہی

(۱) سنن ابی دلاؤد اول کتاب المہدی ج ۲ ص ۵۸۸.

(۲) غاصم بن بھنلہ راجع تهذيب التهذيب ج ۵ ص ۳۵ و خلاصة تذهيب ص ۱۸۱ و زر بن حبيش تهذيب التهذيب ج ۳ ص ۲۷۷.

(۳) المستدرک کتاب الفتن والملاحم ج ۲ ص ۵۵۷ - وقال صاحب عون المعبود سکت عنه لبر دلاؤد والمنذرى روى له شاهد صحيح من حديث على عند ابى دلاؤد ورواه الترمذى كما مر وابن ماجه واحمد من حديث ابى سعيد الخدرى نا الحديث، صحيح بشواهد والله اعلم.

العابد قال البخاری قال عبد الغفار ثنا أبو الملیح أنه سمع زياد بن بیان وذكر فضله وقال النسائي ليس به بأس وذكره ابن جبان في الثقات وقال كان شيخا صالحا. وأما علي (۱) بن نفيل فهو ابن نفيل بن زراع النهدي أبو محمد الفزاري الخرائي قال عبد الله بن جعفر الرقي سمعت أبا الملیح الرقي بن علي بن نفيل ويذكر منه صلاحا وقال أبو حاتم لا بأس به وذكره ابن جبان في الثقات وذكره العقيلي في كتابه وقال لا يتابع علي حديثه في النهدي ولا يعرف إلا به وفي النهدي حديث جيد من غير هذا الوجه وأما سعيد بن المسيب فهو إمام مشهور فالحديث صحيح لا ضعف فيه وأما قول العقيلي أنه لا يتابع علي حديثه في النهدي فلا يضر في صحة الحديث إذ لا يشترط في صحته وجود المتابع - وتبين من قول العقيلي أن الأحاديث الصحيحة موجودة في النهدي -

الحديث (۸) حدثنا سهل بن تمام بن بزيع ناعمرا بن القطان عن قتادة عن ابن نضرة عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والنهدي مني أجل (۲) الجبهة أقي (۳) الأثاب يمثا الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا ويملك سبع سنين الخ (۴) -

أقول أما سهل (۵) بن تمام بن بزيع فهو الطفاري السعدي أبو عمرو النصری قال أبو زرعة لم يكن يكذب ريبا وهم في الشيء وقال أبو حاتم شيخ وذكره ابن جبان في الثقات وقال

(۸) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری  
جگہ سے ہوگا یعنی میری نسل سے ہوگا اس کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور تاک ستوان  
بلند ہوگی۔ لیکن کہ عدل و انصاف سے بھر دے گا، جس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔  
مطلب یہ ہے کہ ہمدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم و زیادتی کی حکم رانی ہوگی اور عدل و انصاف  
کا نام و نشان تک نہ ہوگا۔ ایضاً

(۱) علی بن نفیل - خلاصة التذہیب ص ۲۷۸ و تہذیب التہذیب ج ۷ ص ۲۱۲ و التقویہ ص ۱۸۶.

(۲) اجلی الجبهة: الذي نصر الشعر عن جبهته.

(۳) اقی الأثاب: الذي طول في لفه ورقة في لونه مع حذب في وسطه.

(۴) سخن لیب دلداد لول کتاب المہدی ج ۲ ص ۵۸۸ و اخرجہ الحافظ ابوبکر البیہقی فی البحث  
والفطور.

(۵) سهل بن تمام بن بزيع الطفاري: تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۲۱۷.

عترتي (۱) من ولد فاطمة قال عبد الله بن جعفر و سمعت أبا الملیح بنی علی بنہ نفیل  
ويذكر منه صلاحا (۲)

أقول أما أحمد بن (۳) إبراهيم فهو أبو علي أحمد بن إبراهيم بن خالد الموصلی نزيل بغداد  
كتب عنه أحمد بن حنبل ويحيى بن معين وقال لا بأس به وقال صاحب تاريخ الموصل كان  
ظاهرا للصلاح والفضل وذكره ابن جبان في الثقات وقال إبراهيم بن الجندی عن ابن معين ثقة  
صدوق أخرج له أبو داود وابن ماجه في تفسيره وأما عبد الله (۴) بن جعفر الرقي فهو أبو عبد الرحمن  
عبد الله بن جعفر بن غيلان الأموي وثقه أبو حاتم أخرج له الستة. وأما أبو الملیح (۵) الحسن بن عمر  
فهو ابن يحيى الفزاري أبو الملیح الرقي قال أحمد ثقة ضابط الحديث صدوق أخرج له البخاري تعليقا  
وأبو داود والنسائي وابن ماجه قال أبو زرعة ثقة وقال أبو حاتم يكتب حديثه وذكره ابن جبان في  
الثقات وقال الدار قطني ثقة وقال عثمان الدارمي عن ابن معين ثقة وأما زياد بن (۶) بيان فهو الرقي

(۳) القاسم بن لبي بزة (بزة بفتح المرحدة وتشدید الزاي) المخرومي مولاہم وجده من فارس سلم  
على يد السائب بن صفي و كان ثقة قليل الحديث وقال ابن حبان لم يسمع التصير من مجاهد احد شهر  
القاسم وكل من يروي عن مجاهد التصير فلما اخذه من كتب القاسم ونكر البخاري في الاوسط بسنده  
مات سنة ۱۱۵ھ تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۲۷۸ و خلاصة تہذیب ص ۳۱۱.

(۴) وفي مشكرة المصليح ج ۳ ص ۲۷۰ من عترتي من اولاد لفاطمة.

(۱) عترتي قال الخطابي العترة ولد الرجل من صلبه وقد تكون العترة الاقرباء وبنى العمومة.

(۲) سخن لیب دلداد لول کتاب المہدی ج ۲ ص ۵۸۸.

(۳) أحمد بن إبراهيم بن خالد الموصلی تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۸.

(۴) عبد الله بن جعفر بن غيلان ابو عبد الرحمن القرشي مولاہم قال ابن لبي خيشمة عن ابن معين  
ثقة وقال النسائي ليس به بأس قبل ان يتخير وقال هلال بن الملاء ذهب بصره سنة (۱۶) وتغير سنة  
(۱۸) ھ ومات سنة ۲۲۰ھ وقال ابن حبان في الثقات لم يكن اخلاطه فاحشا ربما خالف ووثقه  
المجلس تہذیب التہذیب ج ۵ ص ۱۵۱.

(۵) ابو القاسم الحسن بن عمر الفزاري مولاہم اخرج له النسائي في اليوم والليلة - تہذیب التہذیب  
ج ۲ ص ۲۶۷ و خلاصة التہذیب ص ۸۰.

(۶) زياد بن بيان الرقي صدوق عاهد من السانسة من رواة لبي ولاد وابن ماجه تقريب التہذیب ص  
۸۳ و خلاصة التہذیب ص ۱۲۷ وقال البخاري في لسانه (او زياد بن بيان) نظر وقال ابن عدي  
والخري لما أكر من حديث زياد بن بيان هذا الحديث وهو معروف به والظاهر ان زياد بن بيان  
وہم في رفعہ لكن هذا الحديث لسانہ جيد لان زياد بن بيان صدوق عاهد وعلی بن نفيل لا جلس به  
فليس لولہم وجود علما بان هناك احاديث اخرى تشهد له.

وَحُلَاصَةُ الْكَلَامِ أَنَّ الْمُدْبِلِينَ فِي شَأْنِ عِمْرَانَ أَكْثَرُ، ثَنَاءَهُمْ أَقْوَى وَأَمَّا الْجَارِحُونَ فَأَقْلُ وَجَرَحُهُمْ غَيْرُ مُتَعَدِّبِهِ وَمِنْ هَهُنَا نَرَى الْحَافِظَ ابْنَ حَجْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي تَقْرِيبِهِ لَمْ يَذْهَبْ إِلَى جَرَحِهِ بَلِ اخْتَارَ تَعْدِيلَهُ وَقَوَّبَهُ حَيْثُ قَالَ صَدُوقٌ بِهِمْ وَقَدْ صَحَّحَ الْحَاكِمُ رِوَايَاتِهِ وَأَمَّا أَطْبَانَا الْكَلَامَ فِيهِ لِأَنَّ الذَّهَبِيَّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى لَمْ يُسَلِّمْ تَصْحِيحَ الْحَاكِمِ لِرِوَايَاتِهِ وَقَعَ فِيهَا ذِكْرُ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ وَاسْتَدَّ بِجَرَحِ بَعْضِ الْأَثَمَةِ فِيهِ حَيْثُ قَالَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ جَرَحَ عَلَيْهِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَثَمَةِ مَعَ أَنَّهُ، لَمْ يُوَازِنْ بَيْنَ جَرَحِهِ وَتَعْدِيلِهِ حَتَّى يُسَبِّرَ الرَّاجِحَ حَسَبَ الْقَوَاعِدِ الْأَصُولِيَّةِ وَقَدْ أَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَالْأَثَمَةُ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ -

وَأَمَّا قَتَادَةُ (١) فَهِيَ ابْنُ دَعَامَةَ السُّدُوسِيُّ أَخَذَ الْأَثَمَةَ الْمَعْرُوفِينَ أَخْرَجَ لَهُ السُّنَنُ.

وَأَمَّا أَبُو نَضْرَةَ (٢) فَهُوَ الْمَسْدُورِيُّ بَيْنَ قِطْعَةِ الْعَبْدِيِّ الْمُؤْتَفِقِ أَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَمُسَلِّمٌ وَالْأَثَمَةُ وَثَقَّ ابْنُ مَعِينٍ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُو زُرْعَةَ وَابْنُ سَعْدٍ وَحَاصِلُ الْكَلَامِ أَنَّ الْحَدِيثَ صَحِيحٌ لَا غُبَارَ عَلَيْهِ -

(١) قَتَادَةُ بْنُ دَعَامَةَ: تَهذِيبُ التَّهذِيبِ ج ٨ ص ٣١٥ وَتَقْرِيبُ التَّهذِيبِ ص ٢٠٨ وَفِي خِلَاصَةِ التَّهذِيبِ ص ٣١٥ أَحَدُ الْأَكْمَةِ الْإِعْلَامِ حَافِظُ مَسَلَسٍ وَكَانَ أَحْتَجَّ بِهِ لِأَبِيهِ الصِّحَاحِ.  
(٢) أَبُو نَضْرَةَ الْمَسْدُورِيُّ بْنُ مَالِكِ بْنِ قِطْعَةَ بِضَمِّ قَافٍ وَفَتْحِ الْمَهْمَلَةِ الْعَبْدِيُّ الْعَوَالِي بِفَتْحِ الْمَهْمَلَةِ وَالرُّوْلُو ثُمَّ كَلَّفَ الْبَصْرِيُّ ثَقَّةً مِنَ الثَّلَاثَةِ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ أَوْ تِسْعِ مِائَةٍ - تَقْرِيبُ التَّهذِيبِ ص ٢٥٤ وَفِي تَهذِيبِ الْكَمَلِ لِلْعَرَلِيِّ بَطْنِ مَنْ عَبْدِ الْقَيْسِ حَشِيْبَةُ تَهذِيبِ التَّهذِيبِ ج ١ ص ٢٦٨ - وَفِي خِلَاصَةِ التَّهذِيبِ ص ٢٨٧ لَطَمَهُ بِكُمِّهِ لِقَافٍ وَمَسْكُونِ الْمَهْمَلَةِ - قَالَ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَضْرَةَ وَعَطِيَّةً فَقَالَ أَبُو نَضْرَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ وَقَالَ ابْنُ سَعْدٍ ثَقَّةٌ كَثِيرُ الْحَدِيثِ وَلَيْسَ كُلُّ أَحَدٍ يَحْتَجُّ بِهِ وَلَوْ رَدَّهُ الْمُقْبِلِيُّ فِي الضُّعْفَاءِ وَلَمْ يَنْكَرْ فِيهَا لِأَحَدٍ - تَهذِيبُ التَّهذِيبِ ج ١ ص ٢٦٨ وَ٢٦٩.

بُخَطْنِي أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَمَّا عِمْرَانُ (١) الْقَطَّانُ فَهُوَ عِمْرَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَمِّيُّ أَبُو الْعَوَامِ الْبَصْرِيُّ أَخَذَ الْعُلَمَاءُ وَاتَّسَى عَلَيْهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ وَوَثَّقَهُ عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَقَالَ أَحْمَدُ أَرَجُو أَنْ يَكُونَ صَالِحَ الْحَدِيثِ قَالَ فِي التَّقْرِيبِ صَدُوقٌ بِهِمْ وَرَبِي بِنَايِ الْخَوَارِجِ وَفِي تَهذِيبِ التَّهذِيبِ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ كَانَ ابْنُ نَهْدِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْهُ وَكَانَ يَحْيَى لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ وَقَدْ ذَكَرَهُ يَحْيَى يَوْمًا فَأَحْسَنَ الثَّنَاءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْأَجْرِيُّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ هُوَ مِنْ أَصْحَابِ الْحَسَنِ وَمَا سَمِعْتُ إِلَّا خَيْرًا وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ هُوَ مِنْ يُكْتَبُ حَدِيثُهُ وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ وَقَالَ الصَّاحِبِيُّ صَدُوقٌ وَثَقَّ عَفَّانُ وَقَالَ الْعُقَيْلِيُّ مِنْ طَرِيقِ ابْنِ مَعِينٍ كَانَ يَرَى رَأْيَ الْخَوَارِجِ وَلَمْ يَكُنْ دَاعِيَةً وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قَالَ الْبُخَارِيُّ صَدُوقٌ بِهِمْ وَقَالَ ابْنُ شَاهِينَ فِي الثِّقَاتِ كَانَ مِنْ أَحْصَى النَّاسِ بِضَاةً وَقَالَ الْعَجَلِيُّ بَصْرِيُّ ثَقَّةٌ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَدُوقٌ الْخ -

فَهَذِهِ أَقْوَالُ الْأَثَمَةِ فِي تَعْدِيلِهِ وَقَدْ جَرَحَهُ قَوْمٌ بِجَرَحِ مُبْتَهَمٍ فَقَالَ الدُّورِيُّ عَنْ ابْنِ مَعِينٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَقَالَ مَرْثَةُ لَيْسَ بِشَيْءٍ لَمْ يَرَوْهُ عَنْهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَهَذَا الْقَوْلُ مِنْ ابْنِ مَعِينٍ لَا يَضُرُّهُ فَإِنَّ الْجَرَحَ الْمُبْتَهَمَ لَا يَنْرَجِعُ عَلَى التَّعْدِيلِ، وَعَدَمُ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ لَا يَدُلُّ عَلَى مَجْرُوحِيَّتِهِ وَقَدْ نَقَلَ عَنْهُ حَسَنُ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ كَمَا تَقَدَّمَ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ مَرْثَةُ ضَعِيفٌ أَتَى فِي أَيَّامِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ بِقَتَوِيٍّ شَدِيدَةً فِيهَا سَفَكَ الدِّمَاءَ قَالَ وَقَدَّمَ أَبُو دَاوُدَ أَبَاهُ لَالِ الرَّاسِ عَلَيْهِ تَقْدِيمًا شَدِيدًا وَقَالَ النَّسَائِيُّ ضَعِيفٌ الْخ وَهَذَا أَيْضًا جَرَحًا مُبْتَهَمًا لَا يَتَقَدَّمُ عَلَى تَعْدِيلِهِ وَقَدْ نَقَلْنَا عَنْ أَبِي دَاوُدَ أَنَّهُ قَالَ مَا سَمِعْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا مَا قَالَهُ أَبُو الْمُنْهَالِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ كَانَ حَرُورِيًّا كَانَ يَرَى السُّيْفَ عَلَى أَهْلِ الْقِبْلَةِ فَقَدَانْتَقَدَهُ الْحَافِظُ الْمَسْفَلَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ حَيْثُ قَالَ قُلْتُ فِي قَوْلِهِ حَرُورِيًّا نَظَرٌ وَلَعَلَّهُ سَبَّهَهُ بِهِمْ فَذَكَرَ أَبُو يَحْيَى فِي مُسْتَدْرِ الْقَبْضَةِ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ فِي مَرْجَعَةِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَقَطَهُ قَالَ يَزِيدُ كَانَ إِبْرَاهِيمَ يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ لَمَّا خَرَجَ يُطَلِّبُ الْخِلَافَةَ اسْتَفْتَاهُ عَنْ شَيْءٍ فَالْتَمَأَهُ بِفَتْيَا قَتَلِ بَهَارِجَانَ مَعَ إِبْرَاهِيمَ الْخ وَكَانَ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ خَرَجَا عَلَى الْمَنْصُورِ فِي طَلْبِ الْخِلَافَةِ لِأَنَّ الْمَنْصُورَ كَانَ فِي زَمَنِ أُمِيَّةٍ بَانِعَ عَمْدًا بِالْخِلَافَةِ فَلَمَّا زَالَتْ دَوْلَةُ بَيْنِ أُمِيَّةٍ وَوَلِيَ الْمَنْصُورُ الْخِلَافَةَ يُطَلِّبُ عَمْدًا فَفَرَّقَ فَالْحُجَّ فِي طَلْبِهِ فَظَهَرَ بِالْمَدِينَةِ وَبَايَعَهُ قَوْمٌ وَأَرْسَلَ أَخَاهُ إِبْرَاهِيمَ إِلَى الْبَحْرَةِ فَمَلَكَهَا وَبَايَعَهُ قَوْمٌ فَقَدَرُ أَمْبًا قَتَلًا وَقَتْلًا مِنْهَا جَمَاعَةٌ كَثِيرَةٌ وَلَيْسَ هَؤُلَاءِ مِنَ الْحَرُورِيَّةِ فِي شَيْءٍ الْخ كَلَامُ الْحَافِظِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى -

(١) عِمْرَانُ الْقَطَّانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ أَبُو الْعَوَامِ تَهذِيبُ التَّهذِيبِ ج ٨ ص

١١٥ وَ١١٦ وَ١١٧ وَتَقْرِيبُ التَّهذِيبِ ص ١٩٧ وَخِلَاصَةُ التَّهذِيبِ ص ٢٩٥.



فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُلْقِي الْإِسْلَامَ بِجِرَّانِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَيَلْبُثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يَتَوَقَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِنِينَ -

(۱۰) ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ تِسْعَ سِنِينَ قَالَ غَيْرُ مَعَاذٍ عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِينَ -

(۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ ثنا عُمَرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ أَبُو الْعَوَّامِ نَا قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثِ مَعَاذِ أُمَّ الْخ (۱)

أَقُولُ هَذَا الْحَدِيثَ بِالطَّرِيقِ الثَّلَاثَةِ فِي غَايَةِ مَنَ الْقُرَّةِ وَالصُّحَّةِ فَإِنَّ مُحَمَّدَ (۲) بْنَ الْمُثَنَّى هُوَ الْغَزَنِيُّ أَبُو مُوسَى الزُّبَيْدِيُّ الْبَصْرِيُّ الْحَافِظُ أَخْرَجَ لَهُ السُّنَّةُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حُجَّةً - وَأَمَّا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ فَهُوَ الدُّسْتَوَائِيُّ الْبَصْرِيُّ نَزِيلُ الْيَمَنِ أَخْرَجَ لَهُ السُّنَّةُ. وَأَمَّا أَبُوهُ فَهُوَ هِشَامُ (۳) بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

خلافت کریں گے۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی نہال قبیلہ کلب میں ہوگی خلیفہ ہمدی اور ان کے اعوان و انصار جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس جلا اور لشکر پر غالب ہوں گے یہی (جنگ) کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے واسطے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ ہمدی ثوب داد و دہش کریں گے اور لوگوں کو ان کے بی صلواتیہ وسلم کی سنت پر چلا دیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) بحالت خلافت ہمدی دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے کوسال رہ کر فوت ہو جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

(۲) المصنوب جمع عصابة وهم الجماعة من الناس من الضرة الى الأربعين لا واحد لها من لفظها وقيل لريد جماعة من الزهاد سماهم المصنوب (النهلية) جرن : باطن الطبق ومضاه كمر فرره ولستظلم كبا في البحر لا ابرك واستراح مد عطفه على الارض.

(۱) ممن في دلائل كلب المهدي ج ۲ ص ۵۸۹.

(۲) محمد بن المثنى بن عبيد بن قيس المنزلي يفتح العين والنون خلاصة التذهيب ص ۲۵۷.

(۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثنا معاذ بن هشام ثنا ابن أبي عن قتادة عن صالح أبي الخليل عن صاحب له عن أم سلمة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قال يكون اختلاف عند موت خليفة فيخرج رجل من أهل المدينة هاربا إلى مكة فيأتيه ناس من أهل مكة فيخرجونه وهو كاره فيأبى يعونه بين الركن والمقام ويبعث إليه بعث من الشام فيخسف بهم بالبيداء بين مكة والمدينة فإذا رأى الناس ذلك أتاه أبدال (۱) الشام وعصائب (۲) أهل العراق فيأبىعونه ثم ينشور رجل من قريش أخواله كلب فيبعث إليهم بعثا فيظهرون عليهم وذلك كلب والحقيقة لمن لم يشهد غنيمته كلب

۹-۱۰-۱۱۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کر رہی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی ہمدی) اس خیال سے کہ میں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنا دیں، مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت ہمدی کے انہیں پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انہیں (مکان) سے باہر نکال کر حجرِ اسود و مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کو لینے لگے۔ جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی، تو ملکِ شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان پیدار (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر ڈھسا دیا جائے گا (اس عبرت نیز طاقت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آکر آپ سے بیعت

(۱) الأبدال: قوم من الصالحين لا يخلو الدنيا منهم، لذا مات واحد منهم لبذل الله تعالى مكانه بأخر والواحد بدل : مجمع البحر ج ۱ ص ۸۱ - والصلح الشيخ المحقق عبد الفتاح أبو عدا في تعليقه على المنار المنيف ص ۱۲۷ وقد نظمت مسألة الأبدال في العصور المتأخرة كثيرا من العلماء فاطلوا الكلام فيها وفردوا بعضهم بالتأليف كما ترى السخري في المقاصد الحسنة قد لطل فيها ص ۸ - ۱۰ وفردوا بجزء سماه تظلم الأهل على الأبدال وكذلك معاصره السويطي لطل فيها في اللآلئ المصنوعة ۲/ ۲۳۰-۲۳۲ ثم قل وقد جمعت طرق هذا الحديث كلها في تأليف مستقل فاغنى عن سوقها هنا وتأليفه هو الخبر الدل على وجود القطب والأوتاد والنجباء والأبدال وهو مطبوع في ضمن كتبه الحنوي للفتاوى، وساق ابن القيم هذا الخبر ص ۱۴۴ وصححه بينما هو في ص ۱۳۶ قد عد احاديث الأبدال كلها من الاحاديث الباطلة وهذا التصريح خطأ والصواب ان معظمها باطل وليس كلها ولا سيما وكصحيح هو حديث منها (حاشية عقد الدرر ص ۱۲۹).

بن سبیر الدستوائی ابو بکر بن البصری اخرج له السنة واما فتاوة فهو ابن دغامة السدوسي ابو الخطاب البصری اللاتمة اخذ اللاتمة الاغلام اخرج له السنة -

واما صالح (۱) ابو الخليل فهو ابن مريم الضبي ابو الخليل البصری اخرج له السنة واما صاحبه فهو عبد الله بن الحارث بن نوفل وقد صرح به في الرواية اخذ عشر ونص عليه في كتب الرجال وهذا عبد الله (۲) بن الحارث من اولاد الصحابة حنكة النبي صلى الله عليه وسلم اخرج له السنة وثقة ابن معين وغيره فالحديث على شرط الشيخين والاربعة في غابة من الجودة والصحة وهكذا الطريقان اللذان بعده والله اعلم -

**ضروری وضاحت** "ابدال" بدل کی جمع ہے۔ ابدال اولیائے کرام کی اس جماعت کو کہتے ہیں جن کا بدل اللہ تعالیٰ پیدا کرتا رہتا ہے۔ دنیا ان کے وجود سے کبھی خالی نہیں ہوتی۔ ایک کی وفات ہوتی ہے اور دوسرا اس کی جگہ آجاتا ہے۔ تبادول کے اسی غیر منقطع سلسلہ کی بنا پر انھیں ابدال کہا جاتا ہے۔ ابدال کے بارے میں امام سخاوی نے "مقاصد حسنہ" میں طویل کلام کیا ہے۔ اسی طرح امام سیوطی نے اللالی المصنوعہ میں بسوط بحث کی ہے۔ علاوہ ازیں ایک مستقل رسالہ بھی اس موضوع پر لکھا ہے جو ان کے فتاویٰ الحکوی میں شامل ہے۔ ابدال سے متعلق اگرچہ اکثر روایتیں غیر معتبر اور بے اصل ہیں، لیکن بلاشبہ بعض روایتیں صحیح بھی ہیں چنانچہ پیش نظر روایت صحیح ہے اور اس میں بصراحت ابدال کا ذکر موجود ہے۔ اس لیے جن لوگوں نے اس سلسلہ کی روایتوں کو سرے سے باطل قرار دے دیا ہے۔ ان کا قول صحت سے بعید ہے۔

(۳) معاذ بن هشام بن سبیر الدستوائی قال ابن معين صدوق ليس بحجة ولعل ابن عدي له حديث كثير ربما بظط ولرجو انه صدوق خلاصة التذهيب ص ۲۸۰ وفي تزيين التذهيب ص ۲۴۸ صدوق ربما وهم من التلمذة مات سنة مائتين.

(۴) هشام بن ابي عبد الله بن سبیر الدستوائی ابو بكر البصری كان يبيع الثياب التي تجلب من مستواه فنسب إليها قال علي بن احمد سمعت شعبة يقول كان هشام احفظ مني واعظم عن فتاة ولعل البزار الدستوائی احفظ من ابي هلال - تزيين التذهيب ج ۱۱ ص ۴۰-۴۱.

(۱) صالح ابو الخليل بن ابي مريم الضبي مولاهم وثقه ابن معين والنسائي، تزيين التذهيب ص ۱۲ او خلاصة التذهيب ص ۱۷۱.

(۲) عبد الله بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن هاشم الهاشمي ابو محمد المدني لقبه ببه قال ابن معين وابو زرعة والنسائي ثقة وقال ابن عبد البر في الاستيعاب اجمرا على له ثقة وقال ابن حبان هو من فقهاء اهل المدينة - تزيين التذهيب ج ۵ ص ۱۵۷ - ۱۵۸.

(۱۲) قال ابو داود وحدثت عن هارون بن المغيرة قال نا عمرو بن ابي قيس عن شعيب بن خالد عن ابي اسحاق قال قال علي رضي الله عنه ونظر الى ابنه الحسن فقال ان ابني هذا سيد كما سماه النبي صلى الله عليه وسلم وسيخرج من صلبه رجل يسمى باسم نبيكم صلى الله عليه وسلم يشبهه (۱) في الخلق ولا يشبهه في الخلق ثم ذكر قصة يملأ الأرض عدلاً الخ (۲)

اقول اما هارون (۳) بن المغيرة فهو البجلي ابو حمزة الرازي قال جرير لا اعلم بهذه البلدة اصح حديثاً منه وقال النسائي كتب عنه يحيى بن معين وقال صدوق وقال الأجرى عن ابن داود ليس به بأس هو في الشيعة وذكر ابن حبان في الثقات وقال ريباً خطأ وقال عبد الله بن أحمد بن حنبل عن يحيى بن معين شيخ صدوق ثقة وقال السليمانى فيه نظر اخرج له ابو داود والترمذي واما عمرو بن (۴) ابي قيس فهو الرازي الأزرق الكوفي نزل الرئي قال عبد الصمد بن عبد العزيز المخري دخل الرازيون على الثوري فسألوه الحديث فقال ليس عندكم الأزرق يعني عمرو بن ابي قيس وقال الأجرى عن ابن داود في حديثه خطأ وقال في موضع لا بأس به وذكر ابن حبان في الثقات -

(۱۲) ابو اسحاق السبعي روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بر خور دار حضرت حسن کو دیکھتے ہوئے کہا میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سید نامزد کیا ہے۔ اس کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا اس کا نام وہی ہوگا جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ہے۔ (یعنی اس کا نام محمد ہوگا) سیرت و اخلاق میں (میرے بیٹے) حسن کے مشابہ ہوگا اور شکل و صورت میں اس کے مشابہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا کہ یہ شخص زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

**تنبیہ** "يشبهه في الخلق ولا يشبهه في الخلق" کا ترجمہ بعض حضرات نے یہ کیا ہے کہ وہ سیرت و اخلاق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے اور شکل و صورت

(۱) ای يشبه في الصورة ولا يشبه في الصورة.

(۲) سنن ابي داود كتاب المهدي ج ۲ ص ۵۸۹ - قال المنذرى هذا حديث منقطع لان ابا اسحاق السبيعي في سننه رأى طياراً روية - مختصر سنن ابي داود ۱۶۲/۶ تطوق عند الضرر ۸۲.

(۳) هارون بن المغيرة بن حكيم البجلي الرازي، تزيين التذهيب ج ۱۱ ص ۱۲.

(۴) عمرو بن ابي قيس الرازي الأزرق، تزيين التذهيب ج ۸ ص ۸۲.



بذر فباتيه غضب العراق وابدال الشام فباتيهم جيش من الشام حتى اذا كانوا بالبيداء  
خسف بهم ثم يسير اليه رجل من قريش اخواله كلب فيهمهم الله قال وكان يقال ان  
الغائب يومئذ من خاب من غنيمه كلب (۱)

(۱۴) وباسناده عن ابي هريرة رضى الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله  
عليه وسلم قال المحروم من حرم غنيمه كلب ولو عقالا والذئب نفسى بيده لتباعن  
بساءهم على ذرج دمشق حتى ترد المرأة من كسر يوجد لساقها قال ابو عبد الله هذا  
حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه (۲)

اس کے بعد ایک قریشی النسل جس کی نہال کلب میں ہوگی۔ (مراد سفیانی) چڑھائی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے  
بھی شکست دے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت کہا جائے گا آج کے دن وہ شخص  
خسارے میں رہا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ (مسندک ج ۴ ص ۳۱۱)

(۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محروم وہ شخص  
ہے جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ اگرچہ ایک عقال ہی کیوں نہ ہو۔ اس ذات پاک کی قسم جس کی قدر  
میں میری جان ہے۔ بلاشبہ کلب کی عورتیں (بجائیت لائڈی کے) دمشق کے راستے پر فروخت کی جائیں  
گی یہاں تک کہ (ان میں سے) ایک عورت پنڈلی ٹوٹی ہوئے کی بنا پر واپس کر دی جائے گی۔

مطلب یہ ہے کہ جو شخص خلیفہ مہدی کے زیر قیادت سفیانی کے لشکر سے جس میں غالب  
اکثریت قبیلہ کلب کے سپاہیوں کی ہوگی جنگ نہیں کرے گا اور ان کے مال کو بطور غنیمت حاصل  
نہیں کر سکے گا۔ خواہ وہ مال مثل عقال کے معمولی قیمت ہی کا کیوں نہ ہو وہ دین و دنیا دونوں ہی کے  
اندر خسارہ میں رہے گا کہ جہاد کے ثواب سے بھی محروم رہا اور مال غنیمت بھی حاصل نہ کر سکا۔ بعد ازاں  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ مہدی کی کامیابی کی بشارت سنائی کہ ان کا لشکر سفیانی کی فوج پر غالب  
ہوگا اور ان کی عورتوں کو جو غنیمت میں حاصل ہوں گی فروخت کرے گا۔

(۱) المستدرک للحاکم مع تلخیص للذہبی ج ۱ ص ۴۱ ولسی سندہ ابو العوام صمران القطان قال  
انہی ضحہ غیر واحد وکان خارجا وکمال الہینسی فی الصحیح طرف منہ ورواہ الطبرانی فی  
الکبیر والأوسط باختصار وفيه صمران القطان وفيه ابن حبان وضحہ جماعة وفيه رحله رجل

وقال ابن شاهين في الثقات قال عثمان بن ابي شيبة لا بأس به كان يهتم في الحديث قليلا وقال أبو بكر  
البرزالي في السنن مستقيم الحديث اخرج له البخاري تعنيقا والأربعة - وأما شعيب بن خالد (۱)  
فهو البجلي الرازي كان قاضيا المجرس والدهاقي وعنه بن سعيد قاضي المسلمين وقال ابن عيينة  
حفظ من الزهري ومالك شأبا وقال النسائي ليس به بأس وذكره ابن حبان في الثقات وقال الدوري  
عن ابن مغيث ليس به بأس وقال البجلي رازي ثقة اخرج له أبو داود - وأما أبو اسحق فالظاهر انه  
السيبي (۲) المعروف بالمذلة والعلم اخذ الأئمة الاغلام اخرج له السنة وان لم يكن هو فاما ان  
يكون الشيباني او المذني وكلاهما من الثقات المعتبرين اخرجهما السنة وأما غير هؤلاء فليستوا من  
هذه الطبقة ولم يخرج أبو داود حديثهم والله اعلم والحاصل ان الحديث صحيح جيد اسناده ان ثبت  
لقاه ابي داود بهارون رالا فالحديث مقلق يصح الاحتجاج به على رأي من يرى الارسال حجة -

وقال الامام الحافظ الحجّة أبو عبد الله الحاكم في مستدرک رجمه الله تعالى  
ذكر رجمه الله تعالى باسناده الى أم سلمة رضى الله عنها قالت قال  
رسول الله صلى الله عليه وسلم يباع رجل من امتي بين الركن والمقام كعذبة اهل

میں مشابہ نہیں ہوں گے۔ اس ترجمہ میں بشبہہ کی ضمیر مفعول کی نبی علیہ السلام کی جانب راجع کیا ہے،  
لیکن میرے نزدیک یہ ترجمہ درست نہیں ہے کیونکہ ایک حدیث میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ خلیفہ  
مہدی شکل و صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے۔ اس لیے اس حدیث کے پیش نظر  
مفعول کی ضمیر کا مرجع بجائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت حسن ہی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۱۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت  
کے ایک شخص (مہدی) سے (کنجر اسود اور منقار) ابراہیم کے درمیان اہل بدر کی تعداد کے مثل یعنی ۳۱۳ افراد  
بیعت خلافت کریں گے۔ بعد ازاں اس خلیفہ کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال آئیں گے؛  
بیعت خلافت کی خبر مشہور ہو جانے پر، اس خلیفہ سے جنگ کے لیے ایک لشکر شام سے روانہ ہوگا  
یہاں تک کہ یہ لشکر جب (کہ مدینہ کے درمیان) بیدار میں پہنچے گا زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔

(۱) شعيب بن خالد البجلي الرازي، تہذيب التہذيب ج ۱ ص ۲۰۸۔

(۲) هو السيبي كما حزم به المنذري في مختصر سنن ابي داود ابو اسحق السيبي الكوفي هو  
عمرو بن عبد الله بن عبيد ويقال علي ويقال ابن ابي شعيرة روى عن علي بن ابي طالب والمغيرة بن  
شعبة وقد رأهما وقيل لم يسمع منهما \* تہذيب التہذيب ج ۸ ص ۵۶۔

مَنْ أَهْلُ بَيْتِي يُوَابِي اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا  
كَمَا مَلَأْتُ ظِلْمًا وَجَوْرًا - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَحِيحُ السَّنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذُّهَبِيُّ  
رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱)

(۱۷) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ زَيْدَةَ يُحَدِّثُ أَبَا قَتَادَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُبَايِعُ رَجُلٌ بَيْنَ الرَّكْنَيْنِ وَالْمَقَامِ وَلَنْ  
يُسْتَجَلَ هَذَا الْبَيْتَ إِلَّا أَهْلُهُ فَإِذَا اسْتَحْلَوْهُ فَلَا تَسْئَلُ عَنْ هَلَاكَةِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَجِبِي الْحَبَشَةَ  
فَتُخْرَبُ خَرَابًا لَا يَنْعَمُ بَعْدَهُ أَبَدًا وَهُمْ الَّذِينَ يَسْتَخْرِجُونَ كَنْزَهُ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا  
حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشُّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذُّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

(۱۷۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دنیا کے)  
روز و شب ختم ہوں گے یہاں تک کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام اور ولایت  
میرے نام اور ولایت کے مطابق ہوگی (یعنی اس کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا) جو زمین کو عدل و انصاف سے  
بھروسے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مسندک ج ۴ ص ۴۲۲)

(۱۷۴) حضرت ابو ہریرہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ایک شخص (مہدی) سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت رضوانت کی جائے گی اور  
بیت اللہ کی حوصف وہیں کے لوگ پامال کریں گے اور جب یہ پامالی ہوگی تو اس وقت اہل عرب کی ہر گز  
ہلاکت ہوگی۔ بعد ازاں حبشی قوم چڑھائی کرے گی اور کعبۃ اللہ کو بالکل ویران کر دے گی۔ اس ویرانی کے  
بعد یہ کبھی آباد نہ ہوگا۔ یہی حبشی اس کا ہدفوں، خزانہ نکال کر لے جائیں گے۔ (مسندک ج ۴ ص ۴۵۷)

(۱) المسندک مع التلخیص ج ۴ ص ۱۱۲ قل الامم الحاکم وله لونی من هذا الحديث (الذی مر  
نکره) ذکره فی هذا الموضع حديث صفوان الثوري وشعبة وزائدة وغيرهم من لغة المسلمين عن  
عاصم بن بهدلة عن زر بن حبیش عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم  
وسلم له قال لا تذهب الايتم والليلي الخ وقال الذهبي عقبه صحيح.

(۲) ج ۴ ص ۱۵۲-۱۵۳ وفي منده ابن نجب عن سعد بن سمعان وقال الذهبي بعد الموافقة ما  
خرج ابن سمعان شيئا وروى عنه ابن أبي ، وقد تكلم فيه، وسعد بن سمعان قال فيه نسائي ثقة  
ونكره ابن حبان في الثقات وقال البرقي - لا يظن ثقة وقال الحاکم تلمي محروف وقال الأزدي  
صحف لخرج له البخاري في جزء القوم من خلف الإمام وهر دلاود والترمذی والنسائي تلميح

(۱۵) وَبِإِسْنَادِهِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَبْطِيَّةِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ  
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ وَأَنَا مَعَهُمَا عَلَى أُمَّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ  
الَّذِي يُخَسَفُ بِهِ وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَغْوُذُ عَائِدٌ بِالْحَرَمِ فَيَبِغُ إِلَيْهِ بِجَيْشٍ فَإِذَا كَانُوا بَيْنَهُمَا مِنَ الْأَرْضِ  
خُسِفَ بِهِمُ ثَلَاثُ يَأْسُورٍ يَأْسُورُ اللَّهِ كَيْفَ يَمْنُ يُخْرِجُ كَارِهَا قَالَ يُخَسَفُ بِهِمْ مَعَهُمْ وَلَكِنَّهُ  
يُبِغُّ عَلَى نَيْبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْوُذُ عَائِدٌ  
بِالْبَيْتِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهَا وَوَافَقَهُ الذُّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ  
تَعَالَى (۱)

(۱۶) وَبِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ قَالَ، لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ

(۱۵) عبید اللہ بن القبطیہ بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ  
عنها کے پاس حاضر ہوئے ہیں ان دونوں حضرات کے ساتھ تھا۔ ان دونوں حضرات نے حضرت ام المؤمنین سے  
اس لشکر کے بارے میں پوچھا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب عبدالملک بن  
موان بن الحکم نے عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہما پر چڑھائی کی تھی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کے جواب میں فرمایا  
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک پناہ لینے والا حرم کعبہ میں پناہ گزیں ہوگا۔  
تو اس پر ایک لشکر حمد کے لیے چلے گا اور جب مقام بیدار میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔  
پس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ بعض وہ لوگ جو مجھوڑا ان کے ہمراہ ہو گئے ہوں گے دآخر  
وہ کس جہم میں، دھنسا لے جائیں گے تو آپ نے فرمایا۔ یہ لوگ بھی ان کے ساتھ ہی دھنسا دیے جائیں گے۔  
البتہ قیامت کے دن ان کی بیعت و ارادہ کے مطابق ان کا حشر ہوگا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
بطونہ تاکید کے دوبارہ فرمایا پناہ لینے والا پناہ لے گا۔ (مسندک ج ۴ ص ۴۳۹)

الصحيح (مجمع الزوائد باب ما جاء في المهدي) وصران الفطن ايضا ثقة ي شاء انه تعالى كما حقه  
الشيخ في روية رقم ۹ مع هذا له مشاهد قوية.

(۲) المسندک مع التلخیص ج ۴ ص ۱۲۱ - ۱۲۲ وقال الذهبي في تحفہ صحيح.

(۱) المسندک مع التلخیص ج ۴ ص ۱۲۹.

كَانُوا يَعْلَمُونَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهَذَا السِّيَاقِ وَوَافَقَهُ الدَّهْبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱)

(۱۹) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْتُلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةَ كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيفَةٍ ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَطْلُعُ الرِّبَابُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيَقَاتِلُونَكُمْ فَقَالُوا لَمْ يَقَاتِلْهُ قَوْمٌ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايَعُوهُ وَلَوْ خَبُوا عَلَى الثَّلْجِ فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيُّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَوَافَقَهُ الدَّهْبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

(۱۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے خزانہ کے پاس تین شخص جنگ کریں گے۔ یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے۔ پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شہت کے ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کس قوم نے اس قدر شدید جنگ نہ کی ہوگی (راوی حدیث یعنی حضرت ثوبان کہتے ہیں) کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات بیان فرمائی جس کو یہ سمجھ سکے ہاں ماجہ کی روایت میں اس جگہ کی تصریح باس الفاظ ہے۔ ثم یجئ خلیفۃ اللہ المہدی یعنی پھر اللہ کے خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انہیں دیکھنا تو ان سے بیعت کر لینا اگرچہ اس بیعت کے لیے برف پر گھسٹ کر آنا پڑے، بلاشبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔

(مستدرک ج ۲ ص ۴۶۳)

حافظ ابن حجر فتح الباری شرح بخاری ج ۱۳ ص ۸۱ پر اس حدیث کو نقل **طوری وضاحت** کرنے کے بعد کہتے ہیں۔ اس حدیث مذکور میں خزانہ سے مراد اگر وہ خزانہ ہے جس کا ذکر حضرت ابوہریرہ کی حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے۔ "یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من الذهب" قریب ہے کہ دریائے فرات (خشک ہو کر) سونے کا خزانہ ظاہر کر دے گا تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ واقعات ظہور مہدی کے وقت رونما ہوں گے۔

(۱) ج ۴ ص ۴۵۶ و سکت عنہ لادھی.

(۲) ج ۴ ص ۱۶۳-۱۶۱

(۱۸) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ يَرِشْكُ أَهْلَ الْعِرَاقِ لَا يَجِيئُ إِلَيْهِمْ دَرَاهِمٌ وَلَا قَنْبِيرٌ (۱) قَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مِنْ قَبْلِ الْعَجْمِ يَمْنَعُونَ ذَلِكَ ثُمَّ سَكَتَ هَنِيئَةً ثُمَّ قَالَ يُوْشِكُ أَهْلَ الشَّامِ لَا يَجِيئُ إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مَدْيٌ قَالُوا لِمَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قَبْلِ الرُّومِ يَمْنَعُونَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَخْبِي الْمَالَ حَتَّى لَا يَعْدَهُ عَدَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُعَوِّدَنَّ الْأَمْرُ كَمَا بَدَأَ لَيُعَوِّدَنَّ كُلُّ إِيْمَانٍ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا بَدَأَ بِهَا حَتَّى يَكُونَ كُلُّ إِيْمَانٍ بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِينَةِ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبَدَ لَهَا خَيْرًا مِنْهُ وَلَيَسْمَعَنَّ نَاسٌ بِرُخْصِ أَسْعَارٍ وَرَيْفٍ (۲) فَيَتَّبِعُونَهُ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ

(۱۸) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا وہ وقت قریب ہے جب کہ عراق والوں کے پاس روپے اور نعلے آنے پر پابندی لگا دی جائے گی۔ حضرت جابر سے پوچھا گیا۔ یہ پابندی کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ تو انہوں نے فرمایا عجمیوں کی جانب سے؛ پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا وہ وقت قریب ہے جبکہ اہل شام پر بھی یہ پابندی عائد کر دی جائے گی۔ پوچھا گیا یہ روکاؤ کس کی جانب سے ہوگی؟ فرمایا اہل روم کی جانب سے؛ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ مہدی) جو لوگوں کو (اموال) لپ بھر بھردے گا اور شمار نہیں کرے گا۔ نیز آپ نے فرمایا اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے یقیناً اسلام، اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹے گا۔ یقیناً سارا ایمان مدینے کی طرف لوٹے گا جس طرح کہ ابتدا مدینہ سے ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ ایمان صرف مدینہ میں ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا مدینہ سے جب بھی کوئی اس سے بے رغبتی کی بنا پر نکل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کو دلاں آباد کر دے گا۔ کچھ لوگ سنیں گے کہ فلاں جگہ، ارزانی اور باغ و زراعت کی فراوانی ہے تو مدینہ کو چھوڑ کر وہاں چلے جائیں گے۔ حالانکہ ان کے واسطے مدینہ ہی بہتر تھا۔ کاشش کہ وہ لوگ اس بات کو جانتے۔

(مستدرک ج ۴ ص ۴۵۶)

المنذوب ج ۱ ص ۱۰ وقال الحافظ في باب من ۲۲۸ مطبوعه بيروت ۱۱۰۸هـ نقه لم يصب

الاردى في تضعفه من القلعة ونكره لها في فتح الباري ج ۲ ص ۱۶۱ مستهداه.

(۱) القوز مكمل معروف لاهل العراق خمس مجلدات (شرح صحیح مسلم للنوری ج ۲ ص ۲۸۸).

(۲) الریف كل أرض فيها زرع ونخل.

سَبْعًا فَقَالَ ذَلِكَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ اللَّهُ اللَّهُ قُتِلَ فَيَجْمَعُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ قَوْمًا قَرَعُ (۱) كَقَرَعِ السُّحَابِ يُؤَلَّفُ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لَا يَسْتَوْجِحُونَ إِلَى أَحَدٍ وَلَا يَفْرَحُونَ بِأَحَدٍ يَدْخُلُ فِيهِمْ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابٍ بَدْرٍ لَمْ يَسْبِقَهُمُ الْوَأُولُونَ وَلَا يُذَرُّهُمْ الْآخِرُونَ وَعَلَى عِدَّةِ أَصْحَابٍ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهْرَ قَالَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ أَنْبِيئُهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ هَذَيْنِ الْحَشْبَتَيْنِ قُلْتُ لِأَجْرَمِ وَاللَّهِ لَا أَدِيمُهُمَا (۲) حَتَّى أَمُوتَ فَهَاتَ بِهَا يَعْزِي بِمَكَّةَ خَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَاجِمُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۳)

لطف فرمایا اور پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مہدی کا ظہور آخر زمانہ میں ہوگا اور بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ اللہ کے نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا۔ ظہور مہدی کے وقت اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کر دے گا، جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور ان میں یکجا نگت و الفت پیدا کر دے گا۔ یہ نہ تو کسی سے متوحش ہوں گے اور نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ مطلب یہ ہے کہ ان کا باہمی ربط و ضبط سب کے ساتھ یکساں ہوگا، خلیفہ مہدی کے پاس اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحاب بدر (غزوہ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام) کی تعداد کے مطابق (یعنی ۳۱۳) ہوگی۔ اس جماعت کو ایسی (خاص جزوی) فضیلت حاصل ہوگی جو ان سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی ہے یہ بعد والوں کو حاصل ہوگی نیز اس جماعت کی تعداد اصحاب طالت کی تعداد کے برابر ہوگی۔ جنھوں نے طالت کے ہمراہ نمر (اردن) کو عبور کیا تھا۔ حضرت ابو الطفیل کہتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے مجمع سے پوچھا کیا تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو، میں نے کہا ہاں تو انھوں نے (کعبہ شریف کے) دو ستونوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ مہدی کا ظہور انھیں کے درمیان ہوگا۔ اس پر حضرت ابو الطفیل نے فرمایا: خدا میں ان سے تاحیات جدا نہ ہوں گا۔ (راوی حدیث کہتے ہیں، چنانچہ حضرت ابو الطفیل کی وفات تک معتکف ہی میں ہوئی۔) (مستدرک ج ۳ ص ۵۵۴)

(۲۰) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ السُّفْيَانِيُّ فِي عُمُقِ دِمَشْقٍ وَعَامَةٌ مَنْ يَتَّبِعُهُ مِنْ كَلْبٍ فَيَقْتُلُ حَتَّى يَتَّقِرْبُطُونَ النَّسَاءَ وَيَقْتُلُ الصَّبِيَّانَ فَتَجْتَمِعُ لَهُمْ قَيْسٌ فَيَقْتُلُهَا حَتَّى لَا يَمْنَعُ ذَنْبٌ تَلْعَبُ وَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فِي الْحَرَمِ فَيَلْبِغُ السُّفْيَانِيَّ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِ جُنْدًا مِنْ جُنْدِهِ يَهْرُمُهُمْ فَيَسِيرُ إِلَيْهِ السُّفْيَانِيُّ بِمَنْ مَعَهُ حَتَّى إِذَا صَارَ بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خَسَفَ بِهِمْ فَلَا يَنْجُو مِنْهُمْ إِلَّا الْمَخْبِرُ عَنْهُمْ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

(۲۱) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمَهْدِيِّ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هِيَ هَاتِ ثُمَّ عَقَدَ بِيَدِهِ ۲۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دمشق کے اطراف سے سفیانی نامی ایک شخص خروج کرے گا جس کے مام پیروکار قبیلہ کلب کے لوگ ہوں گے یہ جنگ کرے گا۔ یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا اور بچوں تک کو قتل کرے گا۔ اس کے مقابلہ کے لیے قبیلہ قیس کے لوگ مجتمع ہوں گے۔ سفیانی ان سے بھی جنگ کرے گا اور اس کثرت سے لوگوں کو قتل کرے گا کہ مقتولین سے کوئی وادی خالی نہ بچے گی (اسی دوران) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کا ظہور حرم میں ہوگا (مراد خلیفہ مہدی ہیں، سفیانی کو اس کی اطلاع پہنچے گی تو اپنا ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے بھیجے گا۔ اس کا لشکر شکست کھا جائے گا تو خود سفیانی اپنے ہمراہیوں کو لے کر چلے گا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیداء یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان واقع چلیل میدان، میں پہنچے گا تو ان سب کو زمین دھسا دیا جائے گا اور بھر ایک مچر کے کوئی بچہ نہ بچے گا۔) (مستدرک ج ۳ ص ۵۲۰)

۲۲ حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ محمد بن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے کہا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ اس شخص نے ان سے مہدی کے بارے میں پوچھا، تو حضرت نے برہنہ

(۱) ذنب تلعة - يربد كثرة وانه لا يظلوا منه موضع - والقلاع هي مساقيل الماء من علو الى

منزل جمع تلعة (مجمع البحار ج ۱ ص ۱۴۴)

(۲) ج ۴ ص ۵۲۰

(۱) القزع: قطع السحاب المنترفة (مجمع البحار ج ۲ ص ۱۱۲)

(۲) لا ادبهما اي لا لفظها

(۳) المستدرک مع التلخيص ج ۴ ص ۵۵۴

(۲۴) وَعِنْدَهُ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الرَّقِيِّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ بَيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ وَهُوَ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ -

سُكَّتَ عَلَيْهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى مَعَ تَخْرِيجِهِ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَكَذَلِكَ سُكَّتَ عَلَيْهِ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى مَعَ تَخْرِيجِهِ فِي تَلْخِصِ الْمُسْتَدْرَكِ وَقَدْ مَرَّ بِنَايِزِ رِجَالِ السُّنَدِ تَفْصِيلاً فِي رَوَايَاتِ أَبِي دَاوُدَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّ الرِّوَايَةَ صَحِيحَةٌ (۱) وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

(۲۵) وَيَأْسَنَادُهُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا يَخْرُجُ فِي آخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ يَسْقِيهِ اللَّهُ الْغَيْثَ وَيُخْرِجُ الْأَرْضَ نَبَاتَهَا وَيُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا (۲) وَتَكْتُرُ الْمَاشِيَةَ وَتَعْظُمُ الْأَمَةُ يَعْشُرُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا يَعْنِي حَبِجًا - وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَاقِفُهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۳)

(۲۶) وَيَأْسَنَادُهُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمَلُّوا الْأَرْضَ جُورًا وَظَلَمًا فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ عَثْرَتِي فَيَمْلِكُ سَبْعًا أَوْ

۲۵۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری آخری اُمت میں مہدی پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس پر خوب بارش برساتے گا اور زمین اپنی پیادہ اور باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال و کسالتوں پر دے گا۔ اس کے زمانہ خلافت میں موشیوں کی کثرت اور اُمت میں عظمت ہوگی وہ خلافت کے بعد سات سال یا آٹھ سال زندہ رہے گا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۸)

۲۶۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانہ میں زمین جور و ظلم سے بھر جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال خلافت کرے گا اور اپنے زمانہ خلافت میں زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے وہ جور و ظلم سے بھر گئی ہوگی۔ (ایضاً)

(۲۲) وَيَأْسَنَادُهُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَرْفُوعًا لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَمَلُّوا الْأَرْضَ ظُلْمًا وَجُورًا وَعَدْوَانًا ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي مَنْ يَمْلَأُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهَا وَوَاقِفُهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱)

(۲۳) وَيَأْسَنَادُهُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا الْمَهْدِيُّ بِنَا أَهْلِ الْبَيْتِ اسْمُ الْأَنْثَى (۲) أَقْنَى أَجْلِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مَلَأَتْ جُورًا وَظُلْمًا يَعْشُرُ هَكَذَا وَبَسْطَ نِسَارَهُ وَأَصْبَغِينَ مِنْ يَمِينِهِ الْمَسْبُوحَةَ وَالْبَاهِيَامَ وَعَقَدَ ثَلَاثَةَ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَاكِمُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَقَالَ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَفِيهِ عِمْرَانُ (الْقَطَّانُ) ضَعِيفٌ وَلَمْ يُخْرِجْ لَهُ مُسْلِمٌ (۳)

قُلْتُ قَدْ تَقَدَّمَ أَنَّ الْقَوْلَ الرَّاجِعُ فِيهِ أَنَّهُ لَيْسَ بِضَعِيفٍ وَمَادُخُوهُ أَكْثَرُ وَجَارُخُوهُ قَلِيلُونَ مَعَ كَوْنِ جَرْحِهِمْ غَيْرِ مُسْلِمٍ وَسَبَّحْنَا وَأَخْرَجْنَا لَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

۲۲ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین ظلم و جور اور سرکشی سے بھر جائے گی، بعد ازاں میرے اہل بیت سے ایک شخص (مہدی) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ خلیفہ مہدی کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آئے گی)

۲۳ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میری نسل سے ہوگا۔ اس کی ناک ستواں و بلند اور پیشانی روشن اور نورانی ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح (اس سے پہلے وہ) ظلم و زیادتی سے بھر گئی ہوگی اور آنکلیوں پر شمار کر کے بتایا کہ وہ خلافت کے بعد سات سال یا آٹھ سال تک زندہ رہے گا (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۸)

۲۴۔ حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا تذکرہ فرمایا اور اس میں فرمایا کہ وہ طاہر (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا۔ (ایضاً)

(۱) ایضاً ج ۱ ص ۵۵۷، وخرجه الامام احمد في مسند في مسند الخدري بسند صحيح رجاله ثقته.

(۲) اسم الأنثى ارتفاع قصة الألف ولسواء اعلاها وشراف الارنية قليلا (مجمع البحار ج ۲ ص ۲۱۲)

(۳) ایضاً ج ۴ ص ۵۵۷.

(۱) ایضاً ج ۱ ص ۵۵۷.

(۲) ويضئ المال صحاحا ای يعطى اعطاء صحابا وسربا

(۳) ایضاً ج ۱ ص ۵۵۸.

وَسَلَّمَ غِنَى وَبَسَّغَهُمْ عَذْلَهُ حَتَّى يَأْمُرَ مُنَادِيًا فَيُنَادِي فَيَقُولُ: مَنْ لَهُ فِي الْمَالِ حَاجَةٌ؟ فَمَا يَقُولُ مِنَ النَّاسِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ يَقُولُ: أَنَا فَيَقُولُ لَهُ! إِنَّتِ السَّدَانُ يَعْنِي الْخَازِنَ فَقُلْ لَهُ إِنَّ الْمُهْدِيَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُعْطِيَنِي مَالًا فَيَقُولُ لَهُ إِحْتِ فَيُخَيِّرُنِي حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ فِي حَجْرِهِ وَاتَّزَّرَهُ نَدِمَ فَيَقُولُ كُنْتُ أَجْشَعُ أُمَّةٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسًا أَوْعَجَزَ عَنِّي مَا وَسَّغَهُمْ؟ قَالَ فَيَرُدُّهُ فَلَا يَقْبَلُ مِنْهُ فَيَقَالُ لَهُ إِنَّا لَا نَأْخُذُ شَيْئًا أَعْطَيْنَاهُ فَيَكُونُ كَذَلِكَ سَبْعَ سَبْتِينَ أَوْ ثَمَانِ سَبْتِينَ أَوْ تِسْعَ سَبْتِينَ ثُمَّ لَا خَيْرَ فِي الْغَيْشِ بَعْدَهُ أَوْ قَالَ ثُمَّ لَا خَيْرَ فِي الْحَيَاةِ بَعْدَهُ

قُلْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ بِإِخْتِصَارٍ كَثِيرٍ وَرَوَاهُ أَبُو يَنْعَلٍ بِإِخْتِصَارٍ كَثِيرٍ

وَرِجَالُهَا ثَقَاتٌ (۱)

جائے اس اعلان پر مسلمانوں کی جماعت میں سے بجز ایک شخص کے کوئی بھی نہیں کھڑا ہوگا۔ مہدی اس سے کہے گا، خازن کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدی نے مجھے مال دینے کا تمہیں حکم دیا ہے یہ شخص خازن کے پاس پہنچے گا، تو خازن اس سے کہے گا اپنے دامن میں بھر لے چنانچہ وہ (حسب خواہش) دامن میں بھر لے گا اور خزانے سے باہر لائے گا تو اسے اپنے اس عمل پر ندامت ہوگی اور اپنے دل میں کہے گا کیا، اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سب سے بڑھ کر لاپچی اور حریص میں ہی ہوں یا یوں کہے گا۔ میرے ہی لیے وہ چیز ناکافی ہے جو دو سروں کے واسطے کافی دوانی ہے۔ اس ندامت پر وہ مال واپس کرنا چاہے گا۔ مگر اس سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ہم دے دینے کے بعد واپس نہیں لیتے۔ مہدی عدل و انصاف اور داد و دہش کے ساتھ آٹھ یا نو سال زندہ رہے گا۔ اس کی وفات کے بعد زندگی میں کوئی خوبی نہیں ہوگی۔

تَسْمَا فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ عَذْلًا وَقَسَطًا كَمَا مِلْتُمْ جَوْرًا وَظُلْمًا (۱) - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَأَخْرَجَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي تَلْخِيصِهِ ثُمَّ سَكَتَ عَلَيْهِ (۲) -

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو الْعَبَّاسِ الْعَلَامَةُ نُورُ الدِّينِ الْهَيْثَمِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي تَجْمَعِ الزَّوَائِدِ (۳)

(۲۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبِشْرُكُمْ بِالْمُهْدِيِّ يَبْعَثُ فِي أُمَّتِي عَلَى اخْتِلَافٍ مِنَ النَّاسِ وَزَلْزَالَ فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلْتُمْ جَوْرًا وَظُلْمًا يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ يَقْسِمُ الْمَالَ صِحَاحًا. قَالَ لَهُ رَجُلٌ مَا صِحَاحًا؟ قَالَ بِالسُّوْيَةِ بَيْنَ النَّاسِ وَيَمْلَأُ اللَّهُ قُلُوبَ أُمَّةٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۴۰ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو میری اُمت میں اختلاف و اضطراب کے زمانہ میں بھیجا جائے گا تو وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ زمین اور آسمان والے اس سے خوش ہوں گے۔ وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا یعنی اپنے داد و دہش میں وہ کسی کا امتیاز نہیں برتے گا اللہ تعالیٰ اس کے دوبر خلافت میں، میری اُمت کے دلوں کو استغناء و بے نیازی سے بھر دے گا۔ رادربغیر امتیاز و تزیین کے، اس کا انصاف سب کو عام ہوگا وہ اپنے منادی کو حکم دے گا کہ عام اعلان کر دے کہ جسے مال کی حاجت ہو وہ مہدی کے پاس آ

(۱) لوضاح ۱ ص ۵۵۸.

(۲) وسكت عنه الذهبي مكنها بكلامه على الحديث الذي اخرج الحاكم من طريق آخر قبل

هذا الموضع بصفحة في ج ۱ ص ۵۵۷ ونقله الشيخ لوضاح تحت رقم ۲۲ والله اعلم.

(۳) هو العلامة الإمام الحافظ نور الدين علي بن ابي بكر بن سليمان ابو الحسن الهيثمي المصري الفاهري ولد سنة ۷۳۵ هـ وتوفي سنة ۸۰۷ هـ له كتب وتخریج في الحديث منها مجمع الزوائد ومنبع الفوائد طبع في عشرة اجزاء قال الكتاني وهو من نفع كتب الحديث بل لم يوجد مثله كتاب ولا صنف نظيره في هذا الباب والسبوطي بغية الرائد في اللؤلؤ على مجمع الزوائد، لكنه لم يتم وترتيب القسطنطين لابن حبان، (مخطوطة) وترتيب البغية في ترتيب احاديث الحلبة (مخطوطة)

ومجمع البحرين في زوائد المعجمين والمقصد الطلي في زوائد ابي يعلى الموصلي (مخطوطة) وزوائد ابن ماجه على الكتب الخمسة (مخطوطة) وموارد الظلم في زوائد ابن حبان وغاية المقصد في زوائد احمد، والبحر الزخار في زوائد مسند البزار، والبر المنير في زوائد المعجم الكبير، وبغية الباحث عن زوائد مسند الحارث، الاعلام للزركلي ج ۱ ص ۲۶۶ والرسالة المستطرفة للكتاني ص ۱۴۰-۱۴۱.

(۱) مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۳.

(۲۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ قَالَ إِنْ قَصُرَ فَسَبَّحَ وَالْأَثَانُ وَالْأَفْتَسَحُ وَلَيَمْلَأَنَّ الْأَرْضَ قِسْطًا كَمَا مَلِئْتُ ظُلْمًا وَجَوْرًا رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَرِجَالَهُ ثِقَاتٌ وَفِي بَعْضِهِمْ بَعْضٌ ضَعْفٌ (۱)

(۳۰) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَخْشَى الْمَالَ فِي النَّاسِ خَشْيًا لَا يَعْذُوهُ عَدَاؤُهُمْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَعُودَنَّ رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَرِجَالَهُ الصَّحِيحُ (۲)

(۳۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ إِنْ قَصُرَ فَسَبَّحَ وَالْأَثَانُ وَالْأَفْتَسَحُ تَنْعَمُ أُمَّتِي فِيهَا نِعْمَةٌ لَمْ يَنْعَمُوا مِثْلَهَا

(۲۸) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَيَأْتِي مَكَّةَ فَيَسْتَخْرِجُهُ النَّاسُ مِنْ بَيْتِهِ وَهُوَ كَارِهِ قَبِيًا يَعْوَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَيَنْجِهُهُ إِلَيْهِ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خَسَفَ بِهِمْ فَيَأْتِيهِ عَصَائِبُ الْعِرَاقِ وَأَبْدَالُ الشَّامِ وَيَنْشُرُ رَجُلٌ بِالشَّامِ وَأَخْوَالَهُ مِنْ كَلْبٍ فَيَجْهَرُ إِلَيْهِ جَيْشٌ فَيَهْرَمُهُمُ اللَّهُ فَتَكُونُ الدَّائِرَةُ عَلَيْهِمْ فَذَلِكَ يَوْمٌ كَلَبُ الْخَائِبِ مِنْ خَابٍ مِنْ غَنِيمَةِ كَلْبٍ لَيَفْتَحُ الْكُنُوزَ وَيَقْسِمُ الْأَمْوَالَ وَيُلْقِي السَّلَامَ بِجِرَّانِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَيَعِيشُونَ بِذَلِكَ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ قَالَ تِسْعَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرِجَالَهُ الصَّحِيحُ (۱)

۲۸- حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فوتاتے ہوئے سنا کہ خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا۔ (یعنی اس کی جگہ دوسرے خلیفہ کے انتخاب پر یہ صورت حال دیکھ کر) خاندان بنی ہاشم کا ایک شخص (اس خیال سے کہیں لوگ میرے اوپر بار خلافت نہ ڈال دیں) مدینہ سے مکہ چلا جائے گا۔ (کچھ لوگ اسے پہچان کر کہ یہی مہدی ہیں) اسے گھرتے نکال کر باہر لائیں گے اور حجرِ اسود و مقامِ ابراہیم کے درمیان زبردستی اسکے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کی خبر سن کر ایک لشکرِ مقابلہ کے لیے (شام سے اس کی سمت روانہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جب مقامِ بیدار (مکہ و مدینہ کے درمیانی میدان) میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد اس کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال حاضر ہوں گے اور ایک شخص شام سے (سفیانی) نکلے گا جس کی نینال قبیلہ کلب میں ہوگی اور اپنا لشکرِ خلیفہ مہدی کے مقابلہ کے لیے روانہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سفیانی کے لشکر کو شکست دے دے گا۔ یہی کلب کی جنگ ہے۔ وہ شخص خسارہ میں رہے گا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہے پھر خلیفہ مہدی خزانوں کو کھول دیں گے اور خوب داد و دہش کریں گے اور اسلام

پورے طور پر دنیا میں مہم ہو جائے گا۔ لوگ اسی (دیش و راحت کے ساتھ) سات یا نو سال رہیں گے، (یعنی جب تک خلیفہ مہدی حیات رہیں گے لوگوں میں فارغ البال اور چین و سکون رہے گا۔ مجمع الزوائد ص ۳۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگر ان کی مدتِ خلافت کم ہوئی تو سات برس ہوگی ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگی وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ جس طرح اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مجمع الزوائد ص ۳۱۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا۔ جو لوگوں کو مال لپ بھر بھر تقسیم کرے گا۔ شمار نہیں کرے گا۔ (یعنی سخاوت اور دینا دلی کی بنا پر بغیر گنے کثرت سے لوگوں میں عطا یا تقسیم کرے گا) اور قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے، البتہ ضرور لوٹے گا (یعنی امر اسلام مضحکہ جو جانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کر لے گا)۔ (مجمع الزوائد ج ۱، ص ۳۱۰)

۳۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ایک مہدی ہوگا اس کی مدتِ خلافت (اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری امت اس کے زمانہ میں اس قدر خوش حال ہوگی کہ اتنی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسب ضرورت)

(۱) لخصاً ج ۷ ص ۳۱۵ و مکن بن القیم فی المنبر المنیف ص ۱۴۴ و قال رواہ الإمام احمد بالفظین و رواہ ابو دلاؤد من وجہ آخر عن قتادہ عن یسی الخلیل عن عبد اللہ بن الحارث عن ام سلمة نحوہ (وقد مر تحت رقم ۱۱) و رواہ ابو بطنی المرصلی فی مسندہ من حدیث قتادہ عن صالح بنی الخلیل عن صاحبہ لہ وربما قال صالح عن مجاہد عن ام سلمة والحديث حسن ومثله مما يجوز ان يقال فيه صحيح.

(۱) لخصاً ج ۷ ص ۳۱۷.

(۲) لخصاً ج ۷ ص ۳۱۷.

أَقُولُ إِنَّ الْفَضْلَ بْنَ دُكَيْنٍ وَأَبَا دَاوُدَ أَحَبَّ الْحَضْرَى الْكُوفِيَّ وَوَجَّعًا مِنَ الْأَثَمَةِ الْمَعْرُوفِينَ  
أَخْرَجَ لَهُمُ السُّنَّةَ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ الْحَضْرَى فَلَمْ يُخْرِجْ إِلَّا مُسَلِّمَ رَجْمَةَ اللَّهِ تَعَالَى وَالزَّيْنَةَ وَأَمَّا يَاسِينَ فَهُوَ ابْنُ  
شَيْبَانَ وَيُقَالُ ابْنُ سِنَانَ الْكُوفِيُّ قَالَ الثَّوْرِيُّ عَنْ ابْنِ مَعِينٍ لَيْسَ بِهِ نَأْسٌ، وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ  
عَنْ ابْنِ مَعِينٍ صَالِحٌ وَقَالَ أَبُو زُرْعَةَ لَا نَأْسَ بِهِ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فِيهِ نَظَرٌ وَلَا أَحْلَمَ حَدِيثًا غَيْرَ هَذَا وَقَالَ  
يَحْيَى بْنُ يَمَانَ رَأَيْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَسْأَلُ يَاسِينَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ وَهُوَ مَعْرُوفٌ بِهِ  
وَوَقَعَ فِي سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ عَنْ يَاسِينَ غَيْرَ مَنْسُوبٍ فَظَنَّهُ بَعْضُ الْحَفَاطِ الْمُتَأَخِّرِينَ يَاسِينَ بْنِ مُعَاذِ  
الزُّبَيَاتِ فَضَعَّفَ الْحَدِيثَ بِهِ فَلَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا الْخِ مِنْ تَهْدِيبِ التَّهْدِيبِ وَأَمَّا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ فَذَكَرَهُ ابْنُ جَبَانَ رَجْمَةَ اللَّهِ تَعَالَى فِي الثَّقَاتِ وَقَالَ الْعَجَلِيُّ ثِقَةٌ أَخْرَجَ لَهُ  
الترمذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتَّنَائِي فِي مُسْنَدِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْخِ وَالْحَاصِلُ أَنَّ الرَّوَايَةَ  
رَجَاهَاتِ الثَّقَاتِ وَتَبَيَّنَ مِنْ كَلَامِ الْحَفَاطِ ابْنَ حَجْرٍ الْمَسْقَلَانِي رَجْمَةَ اللَّهِ تَعَالَى أَنَّ تَضْعِيفَ  
مَنْ ضَعَّفَ الْحَدِيثَ إِنَّمَا كَانَ نَاشِئًا بِظَنِّهِ الْقَاسِدِ وَالْأَجَلِ هَذَا صَرَّحَ فِي التَّقْرِيبِ أَيْضًا،  
نَعَمْ لَوْ كَانَ الْمُرَادُ يَاسِينَ الزُّبَيَاتِ لَكَانَتِ الرَّوَايَةُ ضَعِيفَةً وَقَدْ نَصَّ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى أَنَّهُ  
الْعَجَلِيُّ فَالْحَدِيثُ لَا غَبَارَ عَلَيْهِ وَاللَّهُ أَحْلَمُ -

(۵) یاسین بن شیبان وبقال ابن سنان المعلى الكوفى - تهذيب التهذيب ج ۱۱ ص ۱۵۲ وقل  
الحافظ ايضا في التقريب الياسين بن شيبان وابن سنان المعلى الكوفى لابس به من الصلابة وهم من  
رجم له ابن معاذ الزيات ص ۲۷۳.

(۶) ابراهيم بن محمد بن الحنفية قال محمد بن اسحاق المعلى ثقة الخ تهذيب التهذيب ج ۱  
ص ۱۳۶.

(۷) مصنف ابن ابى شيبه ج ۱۵ ص ۱۹۷ طبع الدار السلفية بمبني البلد. تهذيب التهذيب ج ۱۱  
ص ۱۰۹-۱۱۴. ابى يثوب عليه روي عنه ورواه غيره ورواه غيره ورواه غيره ورواه غيره ورواه غيره ورواه غيره  
ج ۱ ص ۳۱) وهذا الحديث أخرجه الحافظ في كتبهم منهم الحافظ ابو عبد الله محمد بن يزيد ابن  
ماجة في سننه في كتاب الفتن والحافظ ابو بكر البيهقي والامام احمد بن حنبل في مسند علي بن ابي  
طالب وقل الشيخ احمد شاکر اسناده صحيح .

(۸) وكيع بن الجراح بن مليح الرزاسي ابو سفوان الكوفى الحافظ قال الامام احمد بن حنبل ما  
رأيت لاعى للحلم من وكيع ولا احفظ منه وقل نوح بن حبيب القومسي رأيت الثوري ومصرامالكا  
فما رأيت عنابى مثل وكيع الخ تهذيب التهذيب ج ۱۱ ص ۱۰۹-۱۱۴.

(۹) مصنف ابن ابى شيبه ج ۱۵ ص ۱۹۷ طبع الدار السلفية بمبني.

يُرْسَلُ السَّمَاءُ عَلَيْهِمْ مَذْرَارًا وَلَا يَدْخُرُ الْأَرْضَ شَيْئًا مِنَ النَّبَاتِ وَالْمَالِ كَثُوسٌ يَقُومُ  
الرَّجُلُ يَقُولُ يَا مَهْدِيَّ اعْطِنِي فَيَقُولُ خُذْهُ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرَجَالَهُ ثِقَاتٌ (۱)  
قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْحَبِجَةُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَجْمَةَ اللَّهِ تَعَالَى (۲)

(۳۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ (۳) وَ أَبُو دَاوُدَ (۴) عَنْ يَاسِينَ (۵) الْعَجَلِيِّ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ (۶) بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ  
اللَّهُ تَعَالَى فِي لَيْلَةٍ (۷)

(۳۳) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ (۸) عَنْ يَاسِينَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ عَلِيِّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَرْفَعَهُ (۹)

موسلا دھار بارش ہوگی اور زمین اپنی حمام پیداوار کو آگاہ گی۔ ایک شخص کھڑا ہو کر مال کا سوال کرے گا  
تو مہدی کہیں گے (اپنی حسب خواہش خزانہ میں جا کر) خود لے لو۔ (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷)  
۳۳۳-۳۳۴۔ حضرت علی رضی سے مرفوعاً موقوفاً مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میرے  
اہل بیت سے ہوں گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ایک ہی حالت میں صلح بنا دے گا یعنی اپنی توفیق و ہدایت سے  
ایک ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچا دے گا جہاں وہ پہلے نہیں تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

(۱) ايضا ج ۷ ص ۲۱۷

(۲) الامام ابو بكر عبد الله بن محمد بن ابي شيبة العيسى مولاهم الكوفى ولد سنة ۱۵۹ وتوفى  
سنة ۲۳۵ هـ حافظ للحديث له فيه كتب منها المسند والمصنف جمع فيه الاحاديث على طريقة المحدثين  
بالاسانيد وفتوى التابعين وقول الصحابة مرتبا على الكتب والابواب على ترتيب الفقه وهو اكبر من  
مصنف عبد الرزاق بن همام رتبة الاعلام للزركلنج ج ۱ ص ۱۷ و ۱۱۸ والمستطرفة للكنزى ص ۳۶).

(۳) الفضل بن دكين وهو لقب واسمه عمرو بن حمد بن زهير بن درهم النخعي مولى آل طلحة  
ابو نعم الملقب الكوفى الاحول روى عنه البخارى فاكثر قال احمد ابو نعيم صدوق ثقة موضع للحجة  
في الحديث وقل ابن سعد وكان ثقة مأمونا كثير الحديث حجة الخ (تهذيب التهذيب ج ۸ ص ۲۴۳-  
۲۴۸).

(۴) عمر بن سعد بن عبيد ابو دلاود الحضري الكوفى وحضر موضع بالكوفة قبل ابن مبرين  
ثقة، وقل ابو حاتم صدوق كان رجلا صالحا وقل الأجرى عن ابى دلاود كان جليلا جدا وقل ابن سعد  
كان ناسكا زاهدا له فضل وتواضع الخ تهذيب التهذيب ج ۷ ص ۳۹۷-۳۹۸.



(۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا مُوسَى الْجَهَنِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسِ الْمَاصِرِ  
ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَانٍ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمَهْدِيَّ لَا  
يُخْرَجُ حَتَّى يُقْتَلَ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ  
وَمَنْ فِي الْأَرْضِ فَآتَى النَّاسَ الْمَهْدِيَّ فَرَفُوهُ كَمَا تُرْفُ الْعُرُوسُ إِلَى زَوْجِهَا لَيْلَةَ عَرْسِهَا  
وَهُوَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا وَيُخْرِجُ الْأَرْضَ نَبَاتِهَا وَتَمْطُرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا وَتَنْعَمُ  
أُمَّتِي فِي وِلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تَنْعَمْهَا قَطُّ (۱)

أَقُولُ أَمَا عَبْدُ اللَّهِ (۲) بْنُ نُمَيْرٍ فَهُوَ هَذَا بَنُو الْخَارِجِيِّ الْكُوفِيُّ أَخْرَجَ لَهُ السَّنَةَ وَأَمَا  
مُوسَى (۳) الْجَهَنِيُّ فَهُوَ مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَوْ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَهَنِيُّ الْكُوفِيُّ وَثَقَّهُ أَخَذَ وَابْنُ مَعِينٍ

۳۶۔ امام مجاہد (مشہور تابعی) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا "نفس زکیہ" کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ جس وقت نفس زکیہ قتل کر دیے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان قاتلین پر غضب ناک ہوں گے۔ بعد ازاں لوگ مہدی کے پاس آئیں گے اور انھیں وہاں کی طرح آراستہ و پیراستہ کریں گے اور میری زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ ان کے زمانہ خلافت میں زمین اپنی پیداوار کو آگادے گی اور آسمان خوب برسے گا اور ان کے دورِ خلافت میں امت اس قدر خوش حال ہوگی کہ ایسی خوش حالی اسے کبھی دہلی ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

۳۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خلیفہ منصور عباسی کے خلاف ۳۵ھ میں خروج کیا تھا اور شہید ہوئے تھے۔ حدیث بالا میں مشہور نفس زکیہ سے مراد یہ نہیں ہیں بلکہ یہ ایک دوسرے بزرگ ہیں جو آخر زمان میں ہوں گے اور ان کی شہادت کے فوراً بعد مہدی کا ظہور ہوگا۔ شیخ محمد بن عبد الرسول الزرنجی نے اپنی مشہور تالیف "الإشاعة لاشراط الساعة" میں یہ بات بصرحت تحریر کی ہے۔

الساجی صدوق . و قال الساجی أيضا وكان يقدم عليا علي عثمان وكان احمد بن حنبل يقول هو  
خشبي (اي من الخشبية فرقة من الجهمية) وقال الدارقطني فطر زائع ولم يحتج به البخاري الخ  
تهذيب التهذيب ج ۸ ص ۲۷۰ - ۲۷۱ .

(۲) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸ .

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۹ ہو من كلام الصحابي ولكن له حكم المرفوع لانه

لا ينظم من قبل الراي .

(۳۴) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِنْ  
أَهْلِ بَيْتِي يُوَابِي اسْمُهُ اسْمِي وَأَسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي النَّخِ (۱)  
أَقُولُ رَجُلًا هَذَا السُّنْدُ كُلُّهُمْ رَجَالُ الصَّخَّاحِ السَّبْتِيُّ غَيْرُ فِطْرٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَزِدْ عَنْهُ مُسَلِّمٌ  
رَجَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَأَمَا الْبَخَّارِيُّ وَالزَّيْبَعِيُّ فَقَدْ أَخْرَجُوا لَهُ وَثَقَهُ أَخَذَ وَابْنُ مَعِينٍ وَالْبَعْجَلِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ وَ  
مِنْ النَّاسِ مَنْ يَسْتَضِيعُهُ (۲)

(۳۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي  
الطُّفَيْلِ عَنِ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ يَتَّقِ مِنَ الدَّيْهِ  
إِلَّا يَوْمَ لَبَّثْتَ اللَّهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْنَأُ هَاعَدْلًا كَمَا مَلَيْتُ جَوْرًا (۳)  
أَقُولُ رَجُلًا هَذَا السُّنْدُ كُلُّهُمْ رَجَالُ الصَّخَّاحِ السَّبْتِيُّ غَيْرُ فِطْرٍ فَإِنَّهُ مِنْ رِوَاةِ الْبَخَّارِيِّ  
وَالزَّيْبَعِيُّ خَلَا مُسَلِّمٌ كَمَا مَرَّ .

۳۴۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مراد مہدی ہیں) بھیجے گا جس کا نام میرے نام کے اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق ہوگا۔ (یعنی اس کا نام بھی محمد بن عبد اللہ ہوگا)۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

۳۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اگر دنیا کافر ایک دن باقی رہ جائے گا (تو اللہ تعالیٰ اسی کو طویل اور دراز کر دے گا اور) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو پیدا کرے گا جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸ .

(۲) فطر بن خليفة الفرسي المخرومي مولاهم ابو بكر الخياط الكوفي قال الامام احمد بن حنبل ثقة صالح الحديث وقال احمد كان عند يحيى بن سعيد ثقة قال ابن ابي شيبة عن ابن محبوب ثقة وقال العجلي كوفي ثقة حسن الحديث وكان فيه تشيع قليل وقال ابو حاتم صالح الحديث وقال ابو داود عن احمد بن يونس ثنا عمر بن علي فطر وهو مطروح لا نكت عنه وقال النسائي لا بأس به وقال في موضع آخر ثقة حافظ حسن وقال ابن سعد كان ثقة نشاء الله ومن الناس من يستضيعه وقال

ذنب (۱) فهو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة بن الحارث بن ابي ذنب القرشي العامري من ائمة  
المدني احذ الاعلام اخرج له السنة قال اخذ يشبه باين المنيب وهو اصلح واوزع واقوم بالحق من  
مالك واما سعيد بن سمان (۲) فهو الانصاري الزرقبي اخرج له ابو داود والترمذي والنسائي والبخاري  
في جزء القربة وقال النسائي ثقة وذكره ابن حبان في الثقات وقال البرقاني عن الدار قطن ثقة وقال  
الحاكم تايبي معروف وقال الازدي ضعيف الخ

وهذا ما وجدناه بخط الشيخ المدني قدس سره وقد اطلعت على طائفة من الاخبار  
الصحيحة الواردة في ذكر المهدي فاوردتها تنميًا وتعميًا للفايدة واليكم تلك الاخبار -

**تشریح** مشکوٰۃ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب تک اہل جنتہ تم سے جنگ نہ کریں تم بھی ان سے نہ لڑو کیونکہ خانہ  
کعبہ کا خزانہ دو چھوٹی پنڈلیوں والا نکالے گا۔ اس مضمون کی دیگر صحیح حدیثیں بھی موجود ہیں حضرت شاہ  
رفیع الدین دہلوی قدس سرہ اپنے رسالہ "قیامت نامہ" میں لکھتے ہیں کہ جب سارے ایمان دار جہان  
سے اٹھ جائیں گے، تو حبشیوں کی چڑھائی ہوگی اور ان کی سلطنت ساری روئے زمین پر پھیل جائے  
گی۔ وہ کعبہ کو ڈھا ڈالیں گے اور حج موقوف ہو جائے گا

(ترجمہ قیامت نامہ ص ۲۲ از مولانا محمد ابراہیم دانا پوری)

في الثقات وذكره ابن شاهين في الثقات (تهذيب التهذيب ج ۷ ص ۴۳۰ - ۴۳۱).

(۲) اما مجاهد، فهو مجاهد بن جبر امام مشهور من كبار التابعين قبل الذهبي اجتمعت الامة  
على امامة مجاهد والاحتجاج به (تهذيب التهذيب ج ۱۰ ص ۴۸ - ۴۰)

(۳) مصنف ابن ابي شيبة ج ۱۵ ص ۵۳.  
(۴) يزيد بن هارون بن وادي ويقال زاذان بن ثابت السلمي مولاهم ابو خالد الواسطي احد  
الاعلام الحفاظ المشاهير قبل اصله من بخاري قال احمد كان حافظا للحديث وقال ابن المديني صلوات  
احفظ منه وقال ابن معين ثقة وقال العجلي ثقة ثبت وقال ابو حاتم ثقة امام صدوق لا بأس عن  
ملك (تهذيب التهذيب ج ۱۱ ص ۳۲۱ - ۳۲۳)

(۱) ابن ابي ذنب فهو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة بن الحارث بن ابي ذنب القرشي  
العامري وهو الحارث المدني قال احمد صدوق لفضل من مالك الا مالكا اشد تقية للرجال منه وقال  
ابن معين ابن ابي ذنب ثقة وكل من روى عنه ابن ابي ذنب ثقة الا ابا حنبله البياضي وكل من روى  
عنه مالك ثقة الا عبد الكريم لبا امية وقال ابن حبان في الثقات كان من ففهاء اهل المدينة وعبادهم  
وكان لقول اهل زمانه للحق (تهذيب التهذيب ج ۹ ص ۲۷۰ - ۲۷۱).

(۲) سعيد بن سمان الانصاري الزرقبي مولاهم المدني (تهذيب التهذيب ج ۴ ص ۱۰ وقال  
الديلمي في التقریب سعيد بن سمان الانصاري الزرقبي مولاهم المدني ثقة نم بصيب الازدي. غي.  
تضعيفه من الثالثة. (۲۳۸) طبع في بيروت ۱۱۰۸ هـ).

والنسائي وقال ابو حاتم لا بأس به ثقة صالح اخرج له مسلم والترمذي والنسائي وابن ماجه واما  
عمر (۱) بن قيس الماصري فهو الكوفي وثقة ابن معين وابو حاتم وابو داود رحمهم الله تعالى اخرج له  
ابو داود والبخاري في الذنب المفرد ذكره ابن حبان في الثقات وذكره ابن شاهين في الثقات قال قال  
اخذ بن صالح يعني المصري عمر بن قيس ثقة واما مجاهد (۲) فهو امام مشهور اخرج له الائمة السنة  
وغيرهم فالخاصل ان الرواية صحيح ورجالها كلهم موثقون والله اعلم.

(۳۷) حدثنا يزيد بن هارون نا ابن ابي ذنب عن سعيد بن سمعان قال  
سمعت ابا هريرة يخبر ابا قتادة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يبايع  
للرجل بين الركن والمقام ولن يستحل البيت الا اهله فاذا استحلوه فلا تسئل عن  
هلكة العرب ثم تأتي الحبشة فيخر بون خرابا لا يعمر بعده ابدا وهم الذين يستخرجون  
كنزاه (۳)

اقول اما يزيد (۴) بن هارون فهو السلمي ابو خالد الواسطي اخذ الاعلام الحفاظ  
المشاهير روى عنه السنة قال اخذ كان حافظا متقنا وقال ابو حاتم امام لا يسئل عن مثله واما ابن ابي

۳۷- حضرت ابو قتاده رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک شخص یعنی  
سعدی) سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی اور کعبہ کی حرمت و عظمت اس کے  
اہل ہی پامال کریں گے اور جب اس کی حرمت پامال کر دی جائے گی تو پھر عرب کی تباہی کا حال مت پوچھو  
یعنی ان پر اس قدر تباہی آئے گی جو بیان سے باہر ہے) پھر حبشی چڑھائی کر دیں گے اور مکہ معظمہ کو  
بالکل ویران کر دیں گے اور یہی کعبہ کے (مدفون) خزانہ کو نکالیں گے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۹)

(۲) عبد الله بن نمير الهمداني الخارني ابو هشام الكوفي ثقة صاحب حديث من اهل السنة من  
كبار التسعة الخ (تقریب ص ۱۴۴ و خلاصة التهذيب ص ۲۱۷ وقال العجلي ثقة صالح الحديث  
صاحب سنة وقال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث صدوق تهذيب التهذيب ج ۱ ص ۵۲-۵۳.  
(۳) موسى الجهني فهو موسى بن عبد الله ويقال ابن عبد الرحمن الجهني ابو سلمة الكوفي ثقة  
عابد، لم يصح ان القطن طمن فيه (التقریب ص ۲۵۷) وثقه القطن وقال العجلي ثقة في عدل -  
التيوخ وقال بوزرعة صالح وذكره ابن حبان في الثقات وقال ابن سعد كان ثقة قليل الحديث  
(تهذيب التهذيب ج ۱۰ ص ۳۱۶).

(۱) عمر بن قيس الماصري بن ابي مسلم الكوفي ابو الصباح مولى تقيف قال ابن معين وهو حاتم  
ثقة وقال الأجرى مثل ابو داود عن عمر بن قيس فقال من الثقات وهو شهر ولوثق وذكره ابن هسل

قَالَ وَيَنْزِلُ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَى صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَا، إِنْ  
بِمُضْئِكُمْ عَلَى بَعْضِ أَمْرَاءِ تَكْرِمَةَ اللَّهِ هَذِهِ النَّامَةُ (أَخْرَجَهُ الْإِسْلَامُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ ج ۱  
ص ۸۷)

(۳) وَعَنِ الْخَارِثِ بْنِ أَبِي أَسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
عَقِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ الْمَهْدِيُّ تَعَالَى صَلِّ  
لَنَا، الْحَدِيثُ ذَكَرَهُ الشَّيْخُ أَبُو الْقَيْمِ فِي الْمَنَارِ الْمُنِيبِ (۱۴۷) وَعَزَاهُ لِلْحَافِظِ ابْنِ أَبِي  
أَسَامَةَ فِي مُسْنَدِهِ وَقَالَ وَهَذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ.

أَقُولُ الْخَارِثُ بْنُ أَبِي أَسَامَةَ هُوَ الْإِسْلَامُ الْحَافِظُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْخَارِثُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسَامَةَ التَّمِيمِيُّ  
الْبُخَارِيُّ صَاحِبُ الْمُسْنَدِ (الْمُتَوَفَّى ۲۸۲هـ) (۱) وَأَمَّا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ فَهُوَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ  
عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُنْبِهِ أَبُو هِشَامِ الصُّنْعَانِيُّ صَدُوقٌ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي سُنَنِهِ وَابْنُ مَاجَةَ فِي  
تَفْسِيرِهِ (۲) وَأَمَّا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلٍ فَهُوَ ابْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلِ الصُّنْعَانِيُّ صَدُوقٌ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ (۳) وَأَمَّا عَقِيلُ

تشریح: مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول کے وقت جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں  
گے اور امام خود عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں گے، بلکہ امت کا ایک فرد یعنی خلیفہ مہدی ہوں گے  
چنانچہ حافظ ابن حجر بحوالہ مناقب الشافعی از امام ابوالحسین آبری لکھتے ہیں کہ اس بارے میں احادیث  
متواتر ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک نماز خلیفہ مہدی کی اقتداء میں ادا کریں گے۔

(فتح الباری ج ۶ ص ۳۹۳)  
۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم  
علیہ السلام آسمان سے آئیں گے تو امت کا امیر مہدی ان سے عرض کرے گا آگے تشریف لائیے  
اور نماز پڑھائیے تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تمہارا بعض بعض پر امیر ہے۔ اس فضیلت کی  
بنار پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو مرحمت فرمائی ہے۔ (المنار المنیب: ۱۲۷ بحوالہ مسند ابی اسامہ)

(۱) الرسالة المستطرفة ص ۵۶.

(۲) تقریب التہذیب ص ۸.

(۳) لوصا ص ۹۶.

## الذَّيْلُ وَالْإِسْتِدْرَاكُ

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ  
أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فَبَيْنَكُمْ وَأَمَامَكُمْ مِنْكُمْ (۱) رَوَاهُ الْإِسْلَامُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي  
كِتَابِ الْأَنْبِيَاءِ، بَابُ نَزُولِ عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. (ج ۱، ص ۴۹۰)

(۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کا اس وقت  
خوشی سے کیا حال ہو گا۔ جب تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے آئیں گے اور تمہارا امام تمہیں  
میں سے ہو گا۔

۲: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے  
سنا کہ میری امت میں سے ایک جماعت قیامت کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی۔ حضرت  
جابرؓ کہتے ہیں ان مبارک کلمات کے بعد آپؐ نے فرمایا آخر میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے آئیں  
گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے (اس کے جواب میں

عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے) اس وقت) امامت ہمیں کروں گا۔ تمہارا بعض بعض پر امیر ہے (یعنی  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرمادیں گے) اس فضیلت و بزرگی کی بنا پر  
جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہے۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷)

(۱) 'امامکم منکم' معناه بصلی (ای عیسی علیہ السلام) معکم بالجماعة والامام من هذه الامة  
(عمدة القاری ج ۱ ص ۱۰) وقال ملا علی القاری والحاصل ان امامکم واحد منکم ہون عیسی علیہ  
السلام (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۲۲) وقال الحافظ ابن حجر قال ابو الحسن الخسعی الأدری  
فی منہج المنہج نولت الاخبار بن المہدی من هذه الامة وان عیسی علیہ السلام بصلی خلفہ (فتح  
الباری ج ۱ ص ۱۹۳).

(رواہ الحاکم فی المستدرک وقال هذا حدیث صحیح الإسناد ولم یخرجاه . وقال الشیخ الذهبی فی تلخیصہ هو علی شرط مسلم) (۱) لیتقدم امامکم فلیصل بکم والامام جئبذ هو المهدي كخاء التصريح في الحديث رقم ۴۰ .

(۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَنَعَّمُ أُمَّتِي فِي زَمَنِ الْمَهْدِيِّ نِعْمَةً لَمْ يَنَعَّمُوا قَطُّ وَبُرْسِلُ السَّمَاءُ عَلَيْهِمْ مَذْرَارًا وَلَا تَدْعُ الْأَرْضُ شَيْئًا مِنْ ثَبَاتِهَا إِلَّا أَخْرَجْتَهُ أَوْرَدَهُ الْهَيْبِيُّ فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ وَقَالَ أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرَجَّاهُ ثِقَاتٌ (۲) .

(۶) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا فَقَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ بِنْتُ أَبِي الْعَكْرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ الْغَرْبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ وَجُلُوهُمْ

۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی کے زمانے میں میری امت اس قدر خوشحال ہوگی کہ ایسی خوشحالی سے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسب ضرورت) بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار اگا دے گی۔ (مجمع الزوائد ج ۱، ص ۳۱۷)

۶: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں ہے کہ ایک صحابہ ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرب اس وقت کہاں ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ اہل عرب دین کی حمایت میں مقابلے کے لیے کیوں سامنے نہیں آتے گے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب اس وقت کم ہوں گے اور ان میں بھی اکثر بیت المقدس (یعنی شام) میں ہوں گے اور ان کا امام دامیر ایک رجل صالح (مہدی) ہوگا۔ جس وقت ان کا امام نماز فجر کے لیے آگے بڑھے گا۔ اچانک عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اسی وقت (آسمان سے) اتریں گے۔ امام پیچھے ہٹے گا تاکہ عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھ سکیں۔ عیسیٰ علیہ السلام امام کے منڈھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت کسی گئی ہے تو امام لوگوں کو نماز پڑھائے گا۔ (سنن ابن ماجہ ۳۸۰۳۰)

(۱) المستدرک ج ۱ ص ۵۳۱ .

(۲) مجمع الزوائد ج ۱ ص ۳۱۷ .

فَهُوَ بِنُ مَعْقِلِ بْنِ مُنَبِّهِ النَّبَائِيِّ ابْنِ أَخِ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهِ صَدُوقٌ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ (۱) وَأَمَّا وَهْبٌ فَهُوَ ابْنُ مُنَبِّهِ بْنِ كَامِلِ النَّبَائِيِّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْبَنْبَائِيُّ (بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَسُكُونِ الْوَاوِ حَذْفِ نُونٍ) ثِقَّةٌ أَخْرَجَ لَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ سِوَى ابْنِ مَاجَةَ وَهُوَ أَخْرَجَ لَهُ أَيْضًا فِي تَفْسِيرِهِ (۲) فَالْحَاصِلُ إِسْنَادُ هَذَا الْحَدِيثِ جَيِّدٌ كَمَا قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ قَيِّمٍ وَقَدْ صَرَّحَ فِيهِ وَصَفَ الْأَمِيرَ الْمَذْكُورَ بِأَنَّهُ الْمَهْدِيُّ فَيَكُونُ هَذَا الْحَدِيثُ مُصَرَّرًا لِلْمُرَادِ بِهَذَا الْحَدِيثِ الَّذِي أَوْزَدَهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ قَتَبَهُ .

(۴) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدُّجَالُ فِي خِيفَةٍ مِنَ الَّذِينَ وَذَكَرَ الدُّجَالُ ثُمَّ قَالَ ثُمَّ يَنْزِلُ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَنَادِي مِنَ السُّحْرِ فَيَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى هَذَا الْكُذَّابِ الْخَبِيثِ فَيَقُولُونَ هَذَا رَجُلٌ جَنِّيٌّ فَيَنْطَلِقُونَ فَإِذَا هُمْ بِعَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَقَامُ الصَّلَاةُ فَيَقَالُ لَهُ تَقَدَّمَ يَا رُوحَ اللَّهِ فَيَقُولُ لِيَتَقَدَّمَ إِمَامُكُمْ فَيُصَلِّ بِكُمْ فَإِذَا صَلُّوا صَلَاةَ الصُّبْحِ خَرَجُوا إِلَيْهِ قَالَ فَجِئْنَا بِرَأَى الْكُذَّابِ يَنَابُثُ كَمَا يَنَابُثُ الْمَلْحُ فِي الْمَاءِ

تشریح: اس حدیث میں امام کے بارے میں تصریح آگئی کہ وہ خلیفہ مہدی ہوں گے۔ لہذا بشاری شریف و مسلم شریف کی مذکورہ حدیث میں بھی امام اور امیر سے مراد خلیفہ مہدی ہی ہیں۔ ۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین کے کمزور ہو جانے کی حالت میں دجال نکلے گا اور وہ جہاں سے متعلق تفصیلات بیان کرنے کے بعد فرمایا بعد ازاں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے اور بوقت سحر (یعنی صبح صادق سے پہلے) آواز دیں گے کہ اے مسلمانوں تمہیں اس جھوٹے نبییت سے مقابلہ کرنے میں کیا چیز مانع ہے؟ تو لوگ کہیں گے کہ یہ کوئی جنات ہے۔ پھر آگے بڑھ کر دیکھیں گے تو انہیں عیسیٰ علیہ السلام نظر آئیں گے۔ پھر نماز فجر کے لیے اقامت ہوگی تو ان کا امیر کہے گا اے روح اللہ امامت کے واسطے آگے تشریف لائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ تمہارا امام ہی تمہیں نماز پڑھائے۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہو جائیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں، دجال سے مقابلہ کے لیے نکلیں گے۔ دجال جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو (مارے خون کے) نمک کے پھینکنے کی طرح پھینکنے لگے گا۔

(۱) لصاح ص ۳۹۶ .

(۲) لصاح ص ۵۸۵ .

أهل الشام ولكن سبوا شرارهم فإن فيهم الأبدال يوشك أن يرسل على أهل الشام سب من السباء فيفرق جماعتهم حتى لو قاتلتهم الثعالب غلبتهم فعند ذلك يخرج خارج من أهل بيتي في ثلث رايات المكثر يقول لهم خمسة عشر ألفا والمقليل يقول اثنا عشر، أما رايهم أمت أمت يلقون سبع رايات تحت كل راية رجل يطلب الملك فيقتلهم الله جميعا ويرد الله إلى المسلمين الفتنهم ونعيمهم وقاصيهم ودانهم.

قال الشيخ الهيثمي أخرجه الطبراني في الأوسط وفيه ابن هبيرة وهو ثقات وزواؤه الحاکم في المستدرک وقال صحيح الإسناد ولم يخرجه وأقره الذهبى وفيه رواية ثم يظهر الهاشمي فيرد الله الناس الفتنهم وليس في هذا الطبراني ابن هبيرة وهو إسناد صحيح كما ذكر (۱).

۱۸ : حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانہ میں فتنے برپا ہوں گے۔ ان فتنوں سے لوگ اس طرح چھٹ جائیں گے جس طرح سونا کان سے چھانٹا جاتا ہے۔ (یعنی فتنوں کی کثرت و شدت کی وجہ سے پختہ مومن ہی ایمان پر ثابت رہیں گے۔) لہذا تم لوگ اہل شام کو برا بھلا مت کہو بلکہ ان میں جو بڑے لوگ ہیں ان کو برا بھلا کہو اس لیے کہ اہل شام میں اولیاء بھی ہیں۔ عنقریب اہل شام پر آسمان سے سیلاب آئے گا (یعنی آسمان سے موسلا دھار بارش ہوگی جو سیلاب کی شکل اختیار کر لے گی، جو ان کی جماعت کو غرق کر دے گا۔) اس سیلاب کی بنا پر ان کی حالت اس قدر کمزور ہو جائے گی کہ اگر ان پر لوٹری حملہ کر دے تو وہ بھی غالب ہو جائے گی۔ اسی (انتہائی فتنہ وضعف کے زمانہ میں) میرے اہل بیت سے ایک شخص (یعنی ہمدی) تین جھنڈوں میں ظاہر ہوگا (یعنی ان کا لشکر تین جھنڈوں پر مشتمل ہوگا) اس کے لشکر کو زیادہ تعداد میں بتانے والے کہیں گے کہ ان کی تعداد پندرہ ہزار ہے اور کم بتانے والے اسے بارہ ہزار بتائیں گے۔ اس لشکر کا علامتی کلمہ امت امت ہوگا۔ (یعنی جنگ کے وقت اس لشکر کے سپاہی لفظ امت امت کہیں گے تاکہ ان کے ساتھی سمجھ جائیں کہ یہ ہمارا آدمی ہے) عام طور پر جنگوں کے موقع پر اس طرح کے الفاظ باہم طے کر لیے جاتے تھے۔ بطور خاص شب خون کے

بيت المقدس و امامهم رجل صالح قد تقدم يصلي بهم الصبح اذنزل عليهم ابن مريم الصبح فرجع ذلك الامام ينكص يمسي القهقري ليتقدم عيسى ابن مريم يصلي بالناس فيضع عيسى يده بين كتفيه ثم يقول له تقدم فصل فانها لك اقيمت قبضتي بهم امامهم الحديث.

رواه الخافظ ابن ماجه القزويني وذكره المحدث الكشميري في كتابه التصريح ص ۱۴۲ و غزاه الى ابن ماجه (۱) و قال اسناده قوي واما في الحديث و امامهم رجل صالح فالمراد به المهدي كما جاء التصريح به في الحديث الذي مر سابقا تحت رقم (۱۱).

(۷) و عن عثمان بن ابي العاص رضى الله عنه مرفوعا وينزل عيسى عليه السلام عند صلوة الفجر فيقول له اميرهم ياروح الله تقدم صل فيقول هذه الائمة امراء بعضهم على بعض فيتقدم اميرهم فيصلي. الحديث.

رواه الحاکم في المستدرک و صححه واورده الشيخ الهيثمي في مجمع الزوائد عن احمد و الطبراني ثم قال وفيه علي بن زيد وفيه ضعف وقد وثق وبقية رجالها رجال الصحيح (۲)

(۸) و عن علي ابن ابي طالب رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تكون في آخر الزمان فتنة يحصل الناس فيها كما يحصل الذهب في المعدن فلا تسبوا

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام نماز فجر کے وقت (آسمان سے) اتریں گے تو مسلمانوں کا امام ان سے عرض کرے گا۔ اے روح اللہ آگے تشریف لائے، نماز پڑھ لیتے، تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ اس امت کا بعض بعض پر امیر ہے تو مسلمانوں کا امیر آگے بڑھے گا اور نماز پڑھ لے گا۔

المستدرک ج ۳ ص ۸۷، مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۴۲

تشریح : عیسیٰ علیہ السلام اس دن کی نماز فجر اس وقت کے امام کی اقتدار میں ادا کریں گے۔ اس کے بعد پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی امامت کے فرائض انجام دیں گے جیسا کہ دیگر حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔

(۱) سنن ابن ماجه في حيبط طرول ص ۳۰۷، ۳۰۸.

(۲) المستدرک ج ۴ ص ۱۷۸ و مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۲.

(۱) مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷ و المستدرک ج ۴ ص ۵۵۳.

## ماہنامہ لولاک ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان ماہنامہ لولاک جو دفتر مرکزی ملتان

سے ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہو گا۔

فقیدہ ختم نبوت کی ترجمانی : حالات حاضرہ کا جاندار تجزیہ : قادیانی شہادت کے  
 دواہیات : عالمی مجلس کی سرگرمیاں : قندہ قادیانیت کے رو میں عمرہ علمی مضامین :  
 اصلاحی مقالہ جات : امت مسلمہ کی رہنمائی : مجاہدین ختم نبوت کے تذکرے :  
 قادیانیت چھوڑنے والے نو مسلموں کے ایمان پر درحالات و واقعات : اکابر کے غیر مطبوعہ  
 خطوط و یادگار تقاریر : جماد آفریں حقائق افروز معلومات کا مہینہ گلدستہ : ۲۸ صفحات  
 : رنگین آرٹ پیج کا ٹائٹل : کمپیوٹر کتابت : عمرہ طہارت : سفر کاغذ  
 ان تمام تر خوبیوں کے باوجود سالانہ چندہ صرف روپے 100 ہے۔ ایجنسی پرچوں سے کم کی  
 جاری نہیں ہوتی۔ ایجنسی ہونڈر حضرات کو 50 کمیشن دیا جاتا ہے۔ پرچہ وی پی نہیں کیا جاتا۔ پیشگی  
 100 روپیہ سالانہ خریداری کا مئی آرڈر کر کے ہر ماہ گھر بیٹھے ڈاک سے پرچہ منگوا یا جاسکتا ہے۔

### رقوم بھیجنے کے لئے پتہ :

ناظم ماہنامہ لولاک دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضورنی باغ روڈ ملتان

فون نمبر 514122

(نوٹ) ماہی مجلس تحفظ ختم نبوت کا سالانہ روزہ ترجمان ہفت روزہ ختم نبوت کراچی سے  
 شائع ہوتا ہے۔ جو اس وقت پاکستان کے وی بی جرائڈور ساکل کا بہترین نمونہ ہے۔ اس کا ذریعہ سالانہ  
 ازمنہائی سدر روپے 250 ہے۔ ذریعہ سالانہ کی ذریعہ سالانہ خط و کتابت کے لئے سرکار ایجنسی  
 فیچر ہفت روزہ ختم نبوت سے رجوع کریں۔

مسجد بالرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی : فون نمبر 7780397

(۹) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْمَهْدِيَّ فَقَالَ هُوَ حَقٌّ وَهُوَ مِنْ بَنِي فَاطِمَةَ.

رواه الحاكم في المستدرک من طريق علي بن نفيل عن سعيد بن المسيب عن أم سلمة وسكت  
 أيضا عنه الأمام الذهبی (۱) و أوزره الثواب صديق حسن خان الفتوحی في الإذاعة وقال  
 صحيح (۲)

قدّم التعلیق والتحقیق والاسناد راك بنون الله عزاسمه على يد العاجز حبيب الرحمن القاسمی  
 في ۱۲ ربيع الثانی ۱۴۱۴هـ ولله الحمد أولاً وأخيراً وصلى الله على النبي الأتمی خاتم النبيین  
 والمرسلین.

موقعوں پر اس اصطلاح کا استعمال اہم سمجھا جاتا تھا تاکہ لاطلمی میں اپنے آدمی کے ہاتھوں اپنا ہی  
 آدمی نہ مار دیا جائے۔ ویسے امت امت کا معنی یہ ہے کہ اے اللہ دشمنوں کو موت دے یا اے  
 مسلمانو! دشمنوں کو مارو، مسلمانوں کا یہ لشکر سات جھنڈوں پر مشتمل لشکر سے بڑھتا ہے جو کہ جس پر  
 ہر جھنڈے کے تحت لڑنے والا سربراہ ملک و سلطنت کا غالب ہوگا۔ یعنی یہ لوگ ملک و سلطنت  
 حاصل کرنے کی غرض سے مسلمانوں سے جنگ کریں گے، اللہ تعالیٰ ان سب کو مسلمانوں کے لشکر کے  
 ہاتھوں ہلاک کر دے گا، نیز اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جانب ان کی باہمی بھگانگت و الفت، نعمت و  
 آسودگی لوٹا دے گا اور ان کے قریب و دور کو جمع کر دے گا۔

(مجمع الزوائد ج ۱، ص ۳۱۷، المستدرک ج ۳ ص ۵۵۳)

۹ : ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہدی کا  
 ذکر کرتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا مہدی حق ہے۔ (یعنی ان کا ظہور برحق اور ثابت ہے) اور وہ غالب  
 رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا۔ (المستدرک ج ۳ ص ۵۵۴)

(۱) المستدرک ج ۱ ص ۵۵۷.  
 (۲) الإذاعة لما كان ويكون من يدى قساعة ص ۶۰ مطبوعة المصنفي مر ۱۲۹۱.

